Vol III
No 13

Tuesday
29th December, 1953



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note —In this part a star (*) at the beginning of the Speech denotes confirmation not received Assembly

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD
894

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday the 29th December, 1953

The House met at Half Past Nine of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS & ANSWERS

(SEE PART I)

10 30 a m

Business of the House

Smt Masuma Begum (Shalibanda) Mr Speaker Sir may I propose that the Question hour be dispensed with for the next few days? Instead of that answers can be tabled

مسٹر اسپیکر گر ھا س کی ہ راے ھے و مجھے کوئی عذر نہیں ھے کہ ھاوس اس سے رضامند ھے

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani) Question hour should be continued The thing is this To expose the Government or their official question hour is very necessary

Mr Speaker Not for ever

Shri Annaji Rao Gavane These things are going on for ever

شری سی ا ج وینکٹ رام راؤ (کرنگر) ناسٹ اف اءرسن میں سے دو سارٹ نہ س کو سجس دے تھے جکا جواب اب تک مجھے نہیں ملا گرسنہ سن میں بھی میں نے ہ ٦ اسیے کو سجس دے تھے جکا جواب نہیں ملا اکا مطالب یہ ھے کہ ٨ دن گزرنے کے بعد بھی اسے مارب میں کر سجس کا کری رسان نہیں رھا ان کو سجس کو جلے و اب کے ارسے حکر نکلا رہا ھے اسکے بعد

Mr Speaker I shall look into the matter

سری سی ا یچ وینکٹ رام راؤ ایک ھفتہ سے زیادہ گزر جاتا ھے اب تک وکوئی بھی نہیں ھوا

Mr Speaker I shall look into it I can t force the Minister to give answers because under the rules it is left to his choice Any how I shall try

Consideration of the Resolution on the Public Debt Act, 1944-Central Act XVIII of 1944

Mr Speaker Let us proceed to item No 3 of the Agenda Shri Vinayakrao Vidyalankar

वाणिज्य अुद्योग तथा श्रम मंत्री (श्री वि के कोरटकर) —अध्यक्ष महोदय मैंने कल यहा पर जो प्रस्ताव पेश किया था वह अक बिल्कुल औपचारिक प्रस्ताव ह। बात यह है कि अिसके पहले जो कर्ज लिया जाता था और गव्हर्नमेंट सेक्युरिटीज(Govt Securities) निकाले जाती थी अुन सबके अिंतजाम का भार स्टेट बक पर था। कानुन किफा लतनामेजात कर्जा किस नाम से जो कानून यहा नाफिज है अुसी कानून के तहत यह अखत्यार स्टेट बक को दिया गया था। लेकिन आर्थिक अकीकरण के बाद यह सार्वजनिक कर्जा खडा करने का अखत्यार रिजर्व्ह बक(Reserve Bank) को दिया गया ह। हमारे यहा भी कर्जा खडा करने अुसको जमा करने और अुसका अिंतेजाम करने का अखतियार रिझर्व्ह बैंक को दिया गया ह। किंतु यह काम पुराने अॅक्ट के तहत नही किया जासकता। जरूरी है कि पब्लिक डेट अक्ट (Public Debt Act 1946) को अपनाया जाय। अिस अक्ट को पार्ट (अ) स्टेटस Part A States)में तो पार्लमेंट ने १९४९ कीतरमीम के जरिये लागू कर दिया गया ह।और हाल म सौराष्ट्र मध्यभारत और त्रावणकोर कोचीन पार्ट बी स्टेटस(Part B States) में यह पब्लिक डेटस अक्ट (Public Debts Act) आरडिनन्स (Ordinance) के जरिये से ही लागू कर दिया गया। चुनाचे यहा पर भी यह कानून जल्द स जल्द आरडिनन्स के जरिये से लागू किया जाय असा रिझर्व्ह बक का कहना था। क्योंकि दूसरे पार्ट (बी) स्टेट में अैसाही किया गया है। लेकिन जल्द ही असेब्ली का यह दूसरा अधिवेशन होने वाला था कि अिसलिये यह मुनासिब समझा गया कि सेक्शन २५२ तहत अिस बात को रेजोल्यूशन के रूप में असेंब्ली के सामने रखा जाय। क्योंकि अिस तरह का अखत्यार अिस सेक्शन २५२ भारतीय विधान के तहत दिया गया ह।

सेंट्रल पार्लमेंट (Central Parliament) का जो पब्लिक डेटस अॅक्ट (Public Debts Act) पास ह अुसेही हैदराबाद स्टेट में लागु कराने के लिये यह रेजोल्यूशन लाया गया है। अिसका नतीजा यह होगा कि हैदराबाद स्टेट जो कर्ज खडा करेगी अुसका पूरा अिंतेजाम अिस अक्ट के तहत रिझर्व्ह बक को दिया जायगा। यह अक औपचारिक चीज ह। अिस लिये म अैवान से प्राथना करता हू कि वह अिस प्रस्ताव को पास कर दें।

श्री गोपाळराव अेकबोटे (निमन्त्र जनरल) – अिसका तर्जुमा करके नहो दिया गया है।

मिस्टर स्पीकर —अिसकी जरूरत नही ह।

مسٹر اسپیکر اسکی ضرورت نہیں ہے

سری گوپال راؤ اکبوٹے (حادرگھاٹ) مسٹر اسپیکر حو رزولیوشن ایوان کے سامنے پیش ہے اسکی نسبت میں اپنے خیالات اپ کے سامنے رکھنا چاھتا ہوں۔ سنہ ۱۹۴۴ع کے پبلک ڈیٹس ایکٹ (Public Debts Act) میں سنہ ۱۹۴۹ع میں ترمیم ہوئی تھی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ ع کے سکشن

۳ کے لحاظ سے یہ ایکٹ ضروری ترمیمات کے بعد جملہ پراونسز (Provinces)
سے متعلق کردیا گیا ظاہر ہے کہ اس کی دو وجوہات ہیں ایک وجہ تو یہ تھی کہ منی
مارکٹ (Money market) رہے ہندوستان میں ایک کامن مارکٹ
(Common market) ہوتا ہے دوسری اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جب تک حکومتیں
جو سکیوریٹیز (Securities) نکالتی ہیں یا مرکزی حکومت جو سکیوریٹیز یا
پبلک لون نکالتی ہے کو ریزرو بینک ایڈمنسٹر (Administer) کرتی ہے دفعہ
۳ میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ مختلف پراونسز میں جہاں اسمبلیز
(Assemblies) ہیں انکے ذریعہ یا جہاں دو چیمبرس (Chambers) ہیں ان
دونوں کے ریزولیوشن (Resolution) کے ذریعہ پبلک ڈٹ ایکٹ کو اپنے سے
متعلق کرسکتے ہیں دفعہ ۳ کے تحت اسکی گنجائش نہیں تھی کہ یہ ایکٹ جو پہلے
سے موجود ہے اسکو اڈاپٹ (Adopt) کیا جاسکے وہاں صورت صرف یہ تھی
کہ دو یا دو سے زیادہ صوبائی مجالس مقننہ اگر ایسے کامن پرابلمس (Problems)
جیسے اگریکلچر (Agriculture) یا فارسٹری (Forestry) یا فشریز
(Fisheries) یا ایسی جو مختلف ریاستوں کے کامن سبجکٹس (Subjects)
ہیں انکے متعلق ایک ہی قانون بنانا چاہتے ہیں تو مرکز سے استدعا کرسکتے ہیں کہ
پارلیمنٹ انکے لیے ایک قانون بنادے تاکہ سب ریاستیں اسی پر عمل کریں اسکے تحت
۱۹۴۹ ع میں دفعہ ۳ کا فائدہ لیکر پبلک ڈٹ ایکٹ جسکا اثر مختلف ریاستوں پر پڑتا
ہے ضروری ترمیمات کے ساتھ صوبجات سے متعلق کرنے کا مطالبہ ہوا چنانچہ سنہ ۱۹۴۹ ع
میں سنہ ۱۹۴۴ ع کے ایکٹ میں ترمیمات کیجا کر اسکو صوبجات سے بھی متعلق کیا گیا
لیکن کانسٹیٹیوشن کے ارٹیکل ۲۵۲ سکشن ۳ ، سے دو امور میں الگ ہے - میں سمجھتا
ہوں کہ اگر اس ریزولیوشن (Resolution) میں وہ چیز ہوتی تو اتنا تفصیلی
اور طویل راستہ طے کرنے کی بجائے ہم خود پبلک ڈٹ ایکٹ اپنے اختیار سے اڈاپٹ کرسکتے
ہم کو مرکزی پارلیمنٹ سے استدعا کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے ارٹیکل ۲۵۲ کا سبسٹنس
بالکل صاف ہے میں ایوان کے ملاحظہ کیلئے اسکو پڑھ دیتا ہوں

If it appears to the Legislatures of two or more States to be desirable that any of the matters with respect to which Parliament has no power to make laws for the States except as provided in Articles 249 and 250 should be regulated in such States by Parliament by law and if resolutions to that effect are passed by all the Houses of the Legislatures of those States it shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly

یہ مرحلہ سنہ ۱۹۴۹ ع میں بعض ریاستوں نے طے کرلیا ہے - اور انہوں نے
ریزولیوشن پاس کرکے پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ دفعہ ۳ ، کے تحت یہ ایکٹ ان
ریاستوں سے متعلق کیا جائے اسکے بعد کا اور ... یہ ہے کہ

It shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly and any Act so passed shall apply to such States and to any other State by which it is adopted afterwards by resolution passed in that behalf by the House or where there are two Houses by each of the Houses of the Legislature of that State

ہم صرف ر رو و ں اس کے کے لک ڈب اکٹ ۱۹۴۴ ع کو ۹۴۹ ح کی م کے سا ھ اڈا ٹ ڈرسکیے ھیں ھمیں مر کزی پارلیمنٹ سے ہ اسدعا کرنے کی صرورت ہیں کہ وہ ہے ککٹ ں رم کے ہ رپ ی اورسی اسٹیٹس کیلیے اکسٹنڈ (Extend) کریں کیونکہ ہلا رحلہ وطے ہوچکا ھے ھمارے لیجسلیچر کو یہ حق ہے کہ ملک ڈس ککٹ اگ راستوں میں نوینہ رہی (Uniformity) کیلیے لیا جا ھیں و اسکی صرورت محسوس کریں ولے سکیے ھیں لیکن بعض ہ رس جو ھمارے ایکٹ ہیں ہیں ھیں جیسے ورا ٹ کی کمپل پر سرنہ ککٹ کی حری کا مسلہ ھے اس قسم کی سہولیں ھمارے قانون کے ت سرکارعالی ہیں ہیں ھے اسی دو عملی ہونے کیلیے سنہ ۱۹۴۴ع میں رم ہوئی ھے ور اسکو ریگولیٹ (Regulate) کیا گیا ھے میری گزارش یہ ھے کہ یہ ر رولیوشن جس طرح ورڈڈ (Worded) ہوا ھے سکا متعلقہ حصہ میں ایوان کو پڑھ کر سنانا چاھتا ہوں

Now therefore this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of Parliament in so far as Government securities issued by the State Government and the management of the public debt of the State Government are concerned being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely Public Debt of the State

اس سے معلوم ہوتا ھے کہ جیسا کہ آنریبل موور ف دی ریزولیوشن صاحب کی وہ پارلیمنٹ سے یہ خواھش کرنا چاھتے ھیں کہ اس ایکٹ کو اس ریاست کیلیے اکسٹنڈ کیا جائے میری رائے میں جناب ادب کے ساتھ یہ پیش کرونگا کہ اسکو اچھی طرح اکزامن (Examine) کرلیا جائے اور اس سلسلے میں لا ڈپارٹمنٹ (Law Department) سے یا ررو سک آف انڈیا سے وصاحت کرلی جائے میں سمجھتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل ۲۵۲ کا آخری حصہ ایسا صاف ھے کہ ہم وہ ٹ کرسکیے ھیں سکو کر اس کر لیا جائے جو اسٹ ھے

مسٹر اسپیکر یہ Existing Act of Parliament ھے

سری گوپال راؤ اکبوٹے ساں س ں ایکٹ (Pass an Act) لکھا ھے

It is lawful for Parliament to pass an Act

Mr Speaker that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of r t

Shri Gopal Rao Ekbote From the hon Minister s speech it appears that he wants to make a request to the Parliament to extend that Act If his intention is to adopt the Act let the wording be made very clear

* سری کے وینکٹ رام راؤ (حے کورٹو) سکر س سلسلہ میں بعض
مسہاب ھیں میں سد کر تا ھوں کہ سر صاحب معلقہ نکو رفع کر سکیگے ان بہ بیان
کیاجارہا ہے کہ بلک ڈ ب ر (Raise) کر حاسکہ حب تا کہ س سے قبل ہی
ہم درست کالون ررر کیا گیا تھا میں سمجھتا ھوں کہ سکا تعلق ر و ک سے ہے

श्री वि के कोरटकर – रिझव्ह बक से नही है

شری کے وینکٹ رام راؤ تو س ر ولیو ن کے ذریعہ سے موجود قانون میں تر م
کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اور اگر ضرورت ہے تو کیا س سے قبل جو کاروبار ہو وہ خلاف
قانون ہے ور یہ کہ س سلسلہ میں جو کمیشن ہوتا ہے و کس کو ملتا ہے کاروبار
ریزرو بنک کے حوالہ کرنے سے حیدر آباد اسٹیٹ بنک پر اسکے کیا اثرات پڑنے والے ہیں
اور اسکے علاوہ دونوں بنکوں میں جو تعلقات ہیں جہاں تک میری معلومات ہیں حیدر باد
اسٹیٹ بنک ریزرو بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اسکی مدت پانچ سال کی ہے
اور اسکے بعد یہ معاہدہ بھی ختم ہوجائیگا مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسکے بعد ریزرو
بنک خود اپنے ہاتھ میں لیکر کاروبار چلانے والا ہے تو پھر میں جاننا چاہتا ہوں کہ
حیدرآباد اسٹیٹ بنک کا کیا مستقبل ہوگا کیا پبلک ڈ ب کو منسوخ کرنے کا اختیار حیدر باد
اسٹیٹ بنک کو دینے میں کوئی عذر ہے کیا اس سے حیدر آباد کے فنانس پر کیا اثرات
پڑنے والے ہیں یا اس سے فینانسل کنڈیشنس (Financial conditions)
بہتر ہونگے اس قسم کے بعض شبہات ہیں میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر کنسرنڈ
(Hon Minister concerned) اسبارے میں وضاحت کر سکیں

श्री वि के कोरटकर ––अभी कुछ अेतराजात अुठाये गये है। अुनके बारे मे मुझे अितनाही कहना है कि अब हैदराबाद स्टेट बैंक की हालत वैसी नही है जैसी पहिले थी आर्थिक अेकीकरण या यूँ कहिये कि पोलिस अेक्शन (*Police Action*) के बाद के हैदराबाद स्टेट बैंक के हालात मे बहुत कुछ फरक आगया है। अुस समय हैदराबाद स्टेट बैंक हैदराबादमे वैसाही काम किया करती थी जैसा कि रिझर्व्ह बैंक काम करती है। वह सरकारी कर्जेके बारेमे सब काम किया करती थी। असका स्टेटस (Status) भी अुस समय अलग था लेकिन आज सब स्टेटो मे जैसा सरकारी कारोबार रिझर्व्ह बैंक के जरियेसे

किया ज रहा है असी तरीकेम हदराबाद स्टट म भी अपन कारोग र के लिय रिझ ह ुक को ो म हररकर लरा ह अलबत्ता बहुत म र कारोबार रिझव्ह बक के अजट के तौरपर ... फायनानशियल अिटग्रेशन के पहले जो कज लिय गय थ और हद्राबाद सिक्यरिटीज (Hyderabad Securities) निकाली गई थी अनका अितेजाम पुरान अक्ट के तहत हद्राबाद स्टट बक किया करती थी और बाद म भी करती रहेगी। लेकिन बाद म अब जो कज वगरा जारी किअ जाअग असका अितेजाम अलबत्ता रिझव्ह बक क जरिय से किया जायगा। जिस अक्ट के तहत रिझव्ह बक काम करन वाली ह असके लिय अिजाजत ह सिल करन की आवश्यकता थी अिस लिय यह प्रस्ताव पेश किया जा रहा ह

अिन सब कामा के लिय जो कमीशन (Com i ssio) हद्राबाद स्टट बक को मिल्ता था वह अब अुम का नही मिलेगा क्योकि यह काम तो अब रिस ह ज्व को तरफ से किया जानवाला ह अिसलिय असका कमीशन आदि अब रिझव्ह बक ही हासिल करेगी।

श्री अकबोट साहब न भी अिसके सिल्सिले म अक अतराज अठाया ह कि अिसे प्रस्ताव के रूप म यहा हाअुस म लान की क्या जरूरत ह जसा दूसर स्टटो म यह अक्ट पालमट म पास होते ही लागू हो गया वैसा हमारे यहा भी क्यो नही लागू हो सकता अित्यादि। दूसरे जो पाट (बी) स्टटस ह अुन म तो यह क नन आरडिन स के जरियमे लागू किया गया ह। पाट (अ) स्टटस म तो यह अक्ट पाल्मट म पास होते ही लाग किया गया अिस तरह यहा भी ल ग करन के लिय यह प्रस्ताव यहा लाया जारह ह असमे कोअी फरक तो नहीं पड़नवाला ह श्री अकबोट साहब न यह कहा कि अिसके लिय लीगल डिपाटमट (Legal Department) और रिझव्ह बक का सलाह ली जाय कि आया अिस तरह का रेजोल्यूशन लान की जरूरत ह या नही ? म यह कहना चाहता हू कि यह जो प्रस्ताव यहा रखा गया ह वह रिझव्ह बक के मशविरे से ही रखा गया ह आप अिसे पास करग असी अुमीद ह।

سری کے وسکٹ رام راؤ س سے حدر باد سک کا نصان ہوے والا ے

श्री वि के कोरटकर अिससे हद्राबाद स्टट बैंक को कुछ नकसान नही होगा। अब तो हद्राबाद स्टट बक रिझव्ह बक के तहत होगय ह। अब हद्राबाद स्टट बक की हालत वह नही ह जो कि पोलिस अॅक्शन के पहले थी। अिसको कज खडा करनके बारेम रिझव्ह बैंक के अखत्यारात नहीं ह दूसरे अितर स्टेटस म रिझव्ह बक और दूसरे बकोंके जो सबध ह वसे भी स्टट बक के रिझव्ह बक से नहीं ह बल्कि रिझव्ह बक से कुछ नीचे और दीगर स्टेटो म जो दूसरे बकम् ह अुनस कुछ अपर असी बीच की हालत हद्राबाद स्टट बक की ह। अिस लिय असका अिसम कुछ भी रकमी नकसान होनवाला नही ह। यहा के अितेजाम के लिय हद्राबाद स्टट बक रिझव्ह बक क अजट के तौर पर यहा काम करने वाली ह।

سری کے وسکٹ رام راؤ حسا ی حرے و س رزولیو ن کو پاس کرے کی
کی صرورت ہے ؟

श्री वि के कोरटकर म माफी चाहता ह कि आपन जो अतराज पहले अठाया था अुस का जवाब मन नही दिया। आपन सवाल अठाया था कि जो लोन हमन पहले हा निकाले ह अुनके लिय अब अिस तरह का रेजोल्यूशन लान का क्य जरूरत ... कर्जा मजूर होनके बाद और लिय जान

के बाद अनके लिय सर्टिफिकेट बराबर दिय गय ह या नही जो प्रामिसरी नोट मतकिल किये ह अुन पर दिया जानवाला सूद बराबर दिया जा रहा ह या नही यह सब बाते पब्लिक डटस अक्ट (Public Debts Act) के तहत ही होसकती ह। अस अक्ट के तहत अिन बातो को देखना चाहिय जब तक यह पब्लिक डटस अक्ट यहा पर नही ह तबतक रिझर्व बक अिन सब कामो को नही कर सकेगी यह सब काम तो रिझर्व बक के ही होते ह

यह भी कहा गया कि अब कर्जा तो लिया जाचुका ह अब अिस प्रस्त व के पेश करन की या जरूरत ह। अिसम शक नही कि यदि अिसके पहले ही अिसे पास किया जाता ता अच्छा होता। बात तो ठीक ह कि यह प्रस्ताव पहले आता तो अच्छा होता। पिछली मतबाही गवनमट यह रेजो यूशन हाअुस के सामन लानवाली थी। लेकिन पिछली मतबा यह असेबली अचानक जल्दी स्थगित होगअी। अिस लिय अुस समय यह प्रस्ताव नही लाया जा सका और कर्जा लेलिया गया। अब यह प्रस्ताव अिसी लिय लाया जा रहा ह कि यह पब्लिक डटस् अक्ट जसा कि दूसरे स्ट ो म नाफिज ह सा यहा भी नाफिज हो जाय। अिसीलिय यह प्रस्ताव आपके सामन पेश ह (पाट) (अ) स्टट म तो अिसे ४९ म ही लागू किया गया या और कुछ प ट (बी) स्टटस म अिसे आरडिन स (Ord nance) के जरियसे ला किया गया ह। अम स्टटस जसा की मन पहले बताय ह ीन ह।

Mr Speake The Question is

Whereas the Public Debt Act 1944 (Central Act XVIII of 1944) contains provisions relating to Government securities issued by the Central and Part A States Governments and for the management by the Reserve Bank of India of the Public Debt of Central and Part A States Governments

And whereas in order to avoid inconvenience to the public, it is deemed desirable that the laws and regulations relating to Government securities should be uniform as far as possible throughout India

And whereas it is considered desirable that the Reserve Bank of India may be entrusted with the management of the securities issued by the State Government on or after the 1st April 1953

Now therefore this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of Parliament in so far as Government securities issued by the State Government and the management of public debt of the State Government are concerned being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely Public Debt of the State

The motion was adopted

مر کر س سے سے عو ھے سکے سے س حو سعں
سے ھس Move ھو کے ھس س س نہ ک حاھ
ں ھم کہ حے کہ سکے ھس س کہ حے کہ سکو م
ھ ں کہ س سے کیے ھس لیکہ سے ں کی
ھے سے کہ کے س سد س ھس

ی سے ح ںدی طں م ھے ہے ک سھے سے
س

مر سسکر ھے کہ مس ی و ہس ھے

سری سے ح ںدی ص گ صح مس کہا س کھاے

سری ھو و سل عں ف Rgh of Pu cha e
کا ک ھے س ھ ں کی سے س س سے کیے ک سرکی
ھے س

مر سکر مس ک ی ک کیا س ھا ک محصوط کہس ساس
ھے

سری ی ی سسمکھ بھو ں کا ھے سلے و
سے

سر کر ک ہے می ی گ ہا

سری کے ل سمہ و لند عا س ھس ں ف
حاھیے

مر سکر س نکھ ھوں ھرکلا ھے

ری جی و گ سے ل مس لو ھوس ھے گیے س سو سے
مس ھے

مسر سسکر س س ک س ک س ک ں مر
س

श्री रतनल ल को व पा ोदा) अगर टा अम की ि्मिट खें न अ ्छा होगा

مر سسکر س عمد م مت س ھ س سمہ ھ ھوں سلف کسر
ی مر ھے مس ممرس کے سکر پ D s e on حھو ںاھوں

The Hyderabad Mun cipal and Town Committees (Second Amendment) Bill 1953

The M n e fo Lo al Self Gove n ent and Labo Ho us ng (Sh Anna ao Ga a n k) I beg to n od ce the Hyderabad Mun pa and Town Comm ees (Seco d Amendmen) B ll 953

M Spea Tl e b l s n odu ed

The Hyderabad Tenancy and Agr cultural Lands (Amendment) Bill 1953

श्री अकुशर व घ े (प तू) —अ यक्ष महोदय मन ज अपन अमडमट अिस क्लाज १९ म लाया ह वह अिस तरह से ह कि (And subje t o the p ov s on of sub se on (7) यह अलफाज मन ओमिट करन के लिय ह कि अिसका मकसद यही हं क्लाज सेक्शन ७ के तहत क ज प्रोटक्टड टनट यदि जमीन खरीदन चाहता ह तो वह यादा से यादा अक फमिल हो डग तक ही जमीन खरीद सकता है किसी भी प्रोटक्टड टनट के पास अक फमिली ह ंिडग से यादा जम न नही रह सकती है असा कहा गया ह ेकिन यदि ल ट लाड जमीन खरीदना चाहता ह त वह दो फमिली होंिडग तक ख रीद सकता है असा कह गया है यदि कोओी प्रोटक्टड टनट जमीन खरीदना चाहे तो असके प स यदि पहले से कुछ जमीन ह तो यह खरीद की जमीन औ पुरानी जमीन मिलाकर असके पास अेक फमिली होंिडग से यादा जमीन नही होनी चाहिये असा कहाजा रहा है ल ड लाड से यदि वह जमीन खरीदना चाहता ह तो ल ड लाड से पास कम से कम दो फमिली जितनी तो छोडनी ही चाहिय अैसा भी आपका कहना है जह ल ड लाड खद परस ल कलटिवे ान करना चाहता ह तो वह तो थ्रि फॅमिली होंिडग तक की जमीन रि यम कर सकता ह और टनट यदि जमीन खरीदना चाहता ह तो वह अक फमिली होंिडग से यादा जमीन नही सकता ह यह बात ठाक नही ह आप ल ड लाड के लिय तो थ्री फमिली होंिडग का तसव र करते हं और टेनट के लिय अक फॅमिली होंिडग का तस वर करते ह प्रोटक्टड टनट के लिय यदि यादा जयमीन कलटिवेशन के लेना चाहता हं तो वहा जमीन रिझ्यम नही कर सकता हं आपन यह तो माना ह के प्रोटक्टड टनट पास के भी अक *बेसिक होंिडग जितनी जमीन तो रहनी हर हालत म रहनी चाहिय* सब की सब जमीन मालिके जमीन रझ्यम नही कर सकता ह लेकिन क्लॉज १४ और १८ के तहत कुछ अमेंडमट आपन लाये जोकि मायनर के बारे म थ असके तहत प्रोटक्टड टनट का ब दखल करन के लिय असे कुछ लप होल्स रख हें जिसका फायदा ल ड लाड बराबर अठायगे

यह कहा गया कि यह जो बिल लाया गया है वह प्लानिंग कमिशन के मशवीरे पर लाया जा रहा है असके तहत तो असा दीखता ह कि मिडिल क्लास पेझट्री (M ddle class Peasan y) मेंटेन (Ma nta) करन की कोशीश की जा रही ह मै तो यह देख रहा ह कि लन्ड लाड तो परसनल कलटिवेशन के लिय थ्री टाअिम्स फमिली होंिडग (Three t mes fam ly hold ng) तक जमीन रिझ्यूम कर सकता ह टनट यदि जमीन

खरीदना चाहता है तो जिसके पास थ्री फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन हो अुससे ही वह खरीद सकता ह और यह जमीन खरीद त समय भी दो फॅमिली होल्डिंग तक की जमीन तो अुसके पास रहनी ही चाहिये जिसमे टनट जमीन खरीदता है। मेरा यह कहना है कि रिझमशन के वक्त तो आप थ्री फमिली होल्डिंग का तसवुर मानते है तो राअिट ऑफ परचेस में भी थ्री फॅमिली होल्डिंग तक परचेस (Purchase) कर सकते है असा किया जाना चाहिय।

अिसके बाद मैने 'आमिट दी प्रोवाअिजो टू सब क्लॉज ३' अैसा अेक अमेंडमेंट अिसी में पेश किया है। जहा जमीन मालिक अपने जमीन में बावली खोदता है तो अुसकी किमत ज्यदा बढ जाती ह। यदि मालिक खुद बावली आदि खोदना है तो कम खच आता ह लेकिन सरकार का जो अस्टिमेंट रहता है वह बहुत ज्यादा गव्हनमेंट के जो अिस्टिमेंटस या रूरस होते है अुसमें तो बहुत ज्यादा खर्च होता है। तीन हजार से ३००० रुपये तक तकावी कुवा खोदन के लिये दी जाती है। लेकिन जब वल खादी जाती है जाती तौर पर तो तब अैसा तजूर्बा है कि अितना खर्चा नही होता है। बल्कि अिससे कम खच किया जाता है। अिसमें पर्सनल प्रापरटीका ख्याल नही है। क्लॉज ११ में जो अक्सप्लनेशन दिया गया है अुसमें कहा गया है कि किसी जमीनमें यदि वेल है तो अुसका लॅड रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅंड का जो लॅंड रेव्हिन्यु होगा वह ड्राय लॅंड के रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅंड (Wet land) को ड्राय लॅंड (Dry lnnd) के १५ टाअिम्स माना गया ह वही रट मलटिपल ऑफ प्राअिस में माना जाना चाहिये।

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - جس کلاز کے ذریعہ پروٹکٹڈ ٹننٹس کو جو زمین اون کے قبضہ میں ہے اوس کو خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے - اس سلسلہ میں میری طرف سے پانچ امنڈمنٹس دیے گئے ہیں - اس کلاز کے ذریعہ سے ایسے ہی پروٹکٹڈ ٹننٹس کو جو مڈل کلاس پیزنٹری (Middle class peasantry) کے ہوں اور جیسا کہ ریزمپشن (Resumption) کا اختیار دیا گیا ہے اوس کے تحت اگر زمین کا مالک اوس کو ریزیوم (Resume) نہ کرے یعنی بڑے لینڈ لارڈس جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اون پر جو پروٹکٹڈ ٹننٹس ہوں گے اون ہی کو یہ اختیار پہنچتا ہے کہ ایسی زمینات وہ خریدیں - یہاں یہ سوال آتا ہے کہ پروٹکٹڈ ٹننٹس کو خریدنے کا جو حق دے رہے ہیں کیا اس کی وجہ سے ہمارے موجود زرعی سرل پر جس میں مڈل کلاس پیزنٹری اور اسمال پیزنٹری (Small peasantry) ابھی ہے اس کلاز کا اثر نہیں ہوگا - کیوں کہ ہم نے یہ اختیار دیا ہے کہ ایسے غریب لوگ جو کسی نہ کسی مشکل کی وجہ سے اپنی زمینات پر زراعت نہیں کرسکتے کسی اور کو لگان کے طور پر دے سکتے ہیں - اور اس پر لگاندار قائم ہو سکتے ہیں اور جیسے مسٹر صاحب کوئی دھوبی یا کوئی حجام یا کوئی بلوتہ دار جن کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور جیسا کہ ریزمپشن (Resumption) کا اختیار دیا گیا وہ اپنی زمین واپس لے سکتا ہے - یا ایسے پٹہ دار جن کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اور اون پر پروٹکٹڈ ٹننٹس ہیں وہ زمین بھی واپس لے سکتے ہیں وہ بھی خریدی نہیں جاسکے گی - دو فیملی ہولڈنگ بھی نہیں خرید سکتے - یہاں تک کے تین فیملی ہولڈنگ زمین بھی نہیں خرید سکتے یہ چیز

میں انٹراڈکشن (Introduction) کے طور پر سامنے رکھ رہا ہوں ۔ پروٹکٹڈ ٹننٹس کا لحاظ کرتے ہوئے اور اون کو جو اختیار دیا گیا اوس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے اس وقت جو زرعی پیٹرن ہے وہ بھی آپ کے سامنے رکھوں گا ۔ جو لوگ دراصل پرسنل کلٹیویٹرس (Cultivators) کی تعریف میں آتے ہیں آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ چار یا ساڑھے چار گویا عملی ہولڈنگ کی زمین والے دراصل پرسنل کلٹیویٹرس (Personal cultivators) ہیں ایسے لوگ اپنی زمین کسی دوسرے کو نہیں دیتے اور یہ آج تک دیے ہیں ۔ البتہ جو لوگ زراعت کے علاوہ اور کوئی پیشہ کرتے ہیں زراعت اون کا مین سورس آف انکم (Main source of income) نہیں ہے بلکہ زراعت کے علاوہ دوسرے سورسس (Sources) ہونے کی وجہ سے جن پر کہ اون کی زندگی کا دارومدار رہتا ہے وہ لوگ اپنی زراعت دوسرے لوگوں کے تفویض کردیے ہیں ۔ اور اون ہی پر پروٹکٹڈ ٹننٹس قائم ہوگئے ہیں ۔ ایسے ہی ابسنٹی لینڈ لارڈس (Absentee landlords) کی کلاس پر پروٹکٹڈ ٹننٹس (Protected tenants) قائم ہیں ۔ ایسی کلاس کے لیے مالی مشکلات کی وجہ سے اون کی زمین کو پروٹکٹڈ ٹننٹس کو خریداری کا حق دیا گیا جہاں استعمال نہیں کریں گے کیوں کہ اون کو زر پیش کا اختیار دیا گیا ۔ ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ایسی کلاس پروٹکٹڈ ٹننٹ رہ سکتی ہے ۔ خریدنے کا اختیار مل سکتا ہے وہ وہاں ہے جہاں کہ بن عملی ہولڈنگ کے ایسے زمیندار جو خود اپنے طور پر کاشت نہیں کرسکتے اور پرسنل کلٹیویٹرس کی تعریف کے تحت ہائرڈ لیبر (Hired labour) کے ذریعہ بھی زراعت نہیں کرسکتے ایسے لوگوں کے متعلق پروٹکٹڈ ٹننٹ کی کلاس موجود ہے اور اون ہی کو اختیار دیا گیا ہے ۔ ان اختیارات کو دیتے وقت ہم کو سوچنا چاہیے کہ کیسے رائٹس (Rights) اون کو دیے جانے چاہئیں ۔ میں نے جب سکشن (۱۱) پیش ہوا اوس وقت بھی اس کے متعلق بحث کی تھی ۔ اور اوس وقت سکشن (۳۸) کا حوالہ دیا تھا ۔ اور یہ کہا تھا کہ ایسا رینٹ رکھا جارہا ہے کہ جسکی وجہ سے ٹننٹ کی پرچیزنگ کپاسٹی (Purchasing capacity) قائم نہیں رہ سکتی ۔ لیکن آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اوس وقت جواب نہیں دیا ۔ جیسا کہ اون کا طریقہ ہے جب وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے تو اوس کو ٹال کر دوسری چیز سامنے لاتے ہیں ۔ لیکن آج وہی سوال سامنے آرہا ہے ۔ سکشن (۱۱) کے تحت جو رینٹس قائم کیے ہیں اور جو آج ہمارے سامنے رینٹ کا پرچیزنگ سکشن ہے اس رینٹ پر اس کا انحصار ہے ۔ اوس وقت چند آنریبل ممبرس کی یہ امنڈمنٹس تھیں کہ بلیک سائل (Black soil) کے لیے بجائے ۵ ٹائمس کے ۹ ٹائمس اور دوسرے سائلس (Soils) کے لیے ۹ کی بجائے ۵ ٹائمس رکھے جائیں ۔ اسطرح ایک ٹائم بڑھانے سے یا گھٹانے سے کیا اثر ہوتا ہے اوسکو دیکھیے ۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ پروٹکٹڈ ٹننٹس کو ان شرائط کے تابع ہی زمین خریدنے کا حق دیا گیا ہے ۔

" interest in the land upto fifteen times for dry lands or eight times for wet lands irrigated by wells and six times for wet lands irrigated by other sources, of the rent payable to him "

یعنی اس حصر کو برقرار دیا ہے وہاں اگر ایک ملی بل کم کر دیا جائے تو بدرہ
گنا کم ہوجاتا ہے مالی ریش کا ریٹ مالگزاری کا پانچ گنا ہے مالگزاری ایک روپیہ
ہے تو پانچ روپیہ ریٹ ہوتا ہے اگر اسکو برخرچ کیا ہوگا تو اسکا پندرہ ہمیں دینا ہوگا
یعنی (۵ے) اگر اسمیں ایک ملی بل کم کیا جائے یعنی ہم اس ریٹ رکھا جائے تو اس
حساب سے (۶) ہمیں فی ڈی ریونیو ہوجائیگا ایک ملی بل زیادہ کرنے کی وجہ سے
بدرہ ہمیں ... بل ایکڑ (Increase) ہوجاتا ہے لیکن گورنمنٹ کی
جانب سے کہا جاتا ہے کہ چار نہیں کیا اور پانچ ... کیا اور یہ کہکر اوسکے اراب
کم کرنا چاہتے ہیں جسکی وجہ سے وکالت ... ساتھ کیسے جاسکینگے
جسکی وجہ سے یہ چیزیں بند کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اور کیگئی ہے اس رگنو
(Argument) کے وقت ہم نے یہ کہا تھا کہ آج کے حالات میں پرونشل بجٹ
کی جو ... کیاپیسی (Purchasing capacity) ہے اور اوس کے جو سورس
آف انکم (Sources of income) ہیں اون کو نظر میں رکھا جائے کیونکہ وہ
خریدنے کے قابل نہیں رہ سکا ... اعداد و شمار رکھے انہوں
نے یہ بتایا کہ ایک ایکڑ زمین ... انکم حواری میں (۴) روپیہ ... گاؤں میں
(۲) روپیہ وغیرہ وغیرہ ہوتی ہے ... نگار صاحب کی کتاب سے کوٹ کیا تھا۔

اسطرح کے فگرس ... کار کی رپورٹ سے ... منسٹر نے کوٹ (Quote)
کیے ہیں جو صحیح نہیں ہوسکتے کیونکہ انہوں نے ایک سال میں چند گاؤں کا معائنہ
کر کے اسپر سے یہ اندازہ قائم کیا ہے حالانکہ انکو کم سے کم پانچ سال کا اوریج
(Average) دیکھکر قائم کرنا چاہیے مثال کے طور پر میں کہونگا کہ گزشتہ سال برہنی
اور باندرڑ میں پیداوار کی حالت اچھی ہونے کی وجہ سے نٹ انکم (Net income)
دس ... گونہ زیادہ ہوئی لیکن اس سال یہ حالت ہے کہ اخراجات بھی وصول ہونا مشکل
ہے نٹ انکم تو لگ رہا ... میں کہونگا کہ اگر کسی ایک سال کے فگرس لیں
تو صحیح نہیں ہوگا پانچ سال کے فگرس لیکر بیسس (Basis) قائم کرنی
چاہیے البتہ مادھو راو کمیٹی نے پانچ سال کے فگرس لیکر اندازہ قائم کیا ہے کہ پر ایکر
(Per acre) کیا اللہ (Yield) ہوسکتی ہے ؟ انہوں نے اسطرح اوریج
(Average) لگایا ہے ایک تو یہ دوسرے نرخ بھی یکساں نہیں رہتے پانچ
سال میں پہلے ممکن ہے کہ چار آنے کی فصل ہو اور دوسرے سال ممکن ہے چھ آنے فصل
ہو اور تیسرے سال ممکن ہے آٹھ آنے ہو ایسا ہوسکتا ہے اسلیے جب تک پانچ سال کا
اوریج نہ دیکھیں صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا میں مادھو راو کمیٹی کے بنائے ہوئے
فگرس پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آنریبل منسٹر نے جو فگرس پیش کیے ہیں
وہ محض دھوکہ دینے کیلیے ہیں مادھو راو کمیٹی کے فگرس یہ ہیں

یہ پر ایکر نوٹس میں دیے گئے ہیں

گراونڈ ٹ سنہ ۹۳۵ ۳۶ میں (۷ ٦) نوید (Pound)
اور سنہ ۳ تا ۳۵ پانچ سال کا اوسط (۵۸۴) پونڈ
اور سنہ ۳٦ تا ۴ پانچ سال کا اوسط (۸ ۷) پونڈ اگر اسکو بلے میں
کنورٹ (Convert) کریں تو (بحساب ۱۲ سیر فی پلہ) ڈھائی پلے
فی ایکڑ نکلتا ہے -

کاں سنہ ۳ تا ۳۵ میں (٦۱) پونڈ یعنی پاو پلہ (تقریباً)
سنہ ۳٦ تا ۴ میں (٦۲) پونڈ یہ اپلڈ دی گئی ہے

باجرا سنہ ۳٦ تا ۴ میں (۳۴) پونڈ یعنی آدھا پلہ فی ایکڑ اپلڈ ہے

جوار سنہ ۳ تا ۳۵ میں (۲۸) پونڈ
سنہ ۳٦ تا ۴ میں (۳۴۳) پونڈ یعنی ایک پلے سے سوا پلے تک اوسط ہے

چاول سنہ ۱۳ تا ۳۵ میں (٦٦٦) پونڈ یعنی ۳ سے ساڑھے تین پلے اوسط
سنہ ۳٦ تا ۴ میں (۹ ۸) پونڈ اوسط آتا ہے

گیہوں سنہ ۳ تا ۳۵ میں (۲۷۳) پونڈ
سنہ ۳٦ تا ۴ میں (۲ ۳) پونڈ ایک پلے سے ڈیڑھ پلے تک اوسط آتا ہے
اسطرح سے پانچ سال کا اوسط نکالا گیا ہے کہ فی ایکڑ حیدرآباد اسٹیٹ
میں کیا اپلڈ ہے

اسکے بعد میں آپکے سامنے یہ رکھونگا کہ جو ریٹس (Rates) دس سال
کیلئے ہوسکتے ہیں وہ کیا ہوسکتے ہیں ہر سال پیداوار کی حالت کے اعتبار سے ریٹس
میں کیا فرق پڑتا ہے"

کپاس سنہ ۱۴ ۴۲ میں (۱ ۹ ۱) روپیہ
سنہ ۴۲ ۴۳ میں (۴۲) روپیہ
سنہ ۴۳ ۴۴ میں (۵) روپیہ
سنہ ۴۴ ۴۵ میں (۴) روپیہ
سنہ ۴۵ ۴٦ میں (۵۷) روپیہ -
سنہ ۴٦ ۴۷ میں (٦۴) روپیہ
سنہ ۴۷ ۴۸ میں (٦٦) روپیہ -

جنگ کے زمانے میں کچھ قیمتیں بڑھگئی تھیں لیکن جنگ کے بعد اب یہ
بھاو کم ہورہے ہیں اس سے پہلے کپاس کا بھاو (۴۸) تک گیا تھا -

کپاس ۔ سنہ ۳۸-۳۹ میں (۱۳-۳-۰) روپیہ ۔

سنہ ۳۹-۴۰ میں (۱۷-۱-۰) روپیہ ۔

سنہ ۴۰-۴۱ میں (۲۶-۲-۰) روپیہ ۔

اس سے معلوم ہوا کہ کپاس کا نرخ کسطرح چڑھتا اترتا رہا ہے ۔ اس اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے ہم اسکو مان لیں کہ فی ایکڑ کتنا انکم ہوسکتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ کتنا ہوسکتا ہے اور کم سے کم کتنا ہوسکتا ہے ۔ سنہ ۳۸-۳۹ میں بھاؤ کم تھا تو (۱۹) روپیہ فی ایکڑ ہوسکتا ہے اور اگر پیداوار کا بھاؤ جب زیادہ تھا اسوقت کا حساب لگایا جائے تو (۱۵) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ یہ میں کم از کم دس سال کے ایوریج کے حساب سے بتارہا ہوں ۔

گراونڈنٹ (Groundnut) کی حد تک ۲۸ روپیہ سے لیکر ۳۲ روپیہ تک پیداوار ہوسکتی ہے اور اگر بھاؤ زیادہ ہوتو ۸ روپیہ تک بھی پیداوار جاسکتی ہے ۔ باجرے کا اوسط ۱۲ روپیہ اور جوار ۲۵ روپیہ سے ۳۲ روپیہ تک اسطرح چاول کا نرخ کم رہے تو (۹) روپیہ اور اگر زیادہ رہے تو (۱۴۵) روپیہ تک جاسکتی ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ نرخ ہوجائے تو دو سو سے لیکر سوا دو سو تک بھی جاسکتی ہے ۔ گیہوں کا ایوریج (۱۷) روپیہ سے لیکر (۲۲) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ اور اگر بھاؤ زیادہ رہے تو (۶۴) روپیہ سے لیکر (۸) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ اسطرح سے زیادہ سے زیادہ کتنا ایوریج آسکتا ہے اور کم سے کم کتنا ایوریج اسکتا ہے میں نے بتا دیا ہے ۔

Mr Speaker Does the hon Member want to take more time?

شری اناجی راؤ گو اپے ۔ مجھے یہ چیزیں آپکے سامنے اس واسطے رکھنی پڑرہی ہیں کہ جو پر ایکڑ پرافٹ (Per acre profit) بتایا گیا ہے یعنی (۱۱۴) روپیہ وہ صحیح نہیں ہے ۔ پانچ سال کے فگرس میں آپکے سامنے رکھ رہا ہوں کہ کم سے کم کتنا ہوسکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہوسکتے ہیں ۔ فرض کیجیے کہ ایک پروٹکٹیڈ ٹننٹ جسکے پاس ۲ ایکڑ زمین ہے اگر زیادہ سے زیادہ ۱۰ روپیہ فی ایکڑ انلڈ ہوتو دس سو روپیہ کی آمدنی ہوسکتی ہے ۔ گراونڈ نٹ کیلیے کم حساب سے بھی دیکھا جائے تو چھ سو روپیہ تک آتا ہے ۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کا حساب لگایا جائے تو ایک ہزار روپیہ تک آتا ہے ۔ باجرے میں زیادہ سے زیادہ (۴۲) روپیہ آمدنی ہوسکتی ہے ۔ جوار میں زیادہ سے زیادہ (۳۲) روپیہ امدنی ہوسکتی ہے اور چاول میں ۲ ایکڑ ویٹ کا حساب ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ بعض وقت دو فصلہ بھی ہوتا ہے اس لحاظ سے بھی حساب کیا جائے تو دو ہزار سے اوپر آمدنی ہوسکتی ہے ۔ گیہوں کی آمدنی زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ ہوسکتی ہے اسمیں کاسٹ آف کلٹیویشن (Cost of cultivation) شامل نہیں ہے یہ ٹھوس آمدنی ہے اسمیں (۵) فیصد خرچہ جاتا ہے ۔ میں کہونگا کہ (۷۵) پرسنٹ بھی خرچہ جائے تو جوار ہی کو لیجیے کاسٹ آف کلٹیویشن کیا ہوتا ہے ۔ پھر بھی اسکو سال بھرمیں دو ڈھائی سو سے زیادہ آمدنی نہیں ہوتی ۔ ویٹ (Wheat) اور گراونڈنٹ

میں زیادہ آمدنی آتی ہے لیکن اسکے لئے زمین بھاری ہونا پڑتا ہے ۔ فرسٹ کلاس بلاک سائل (First class black soil) ہونا پڑتا ہے ۔ معمولی یا مڈل کلاس زمین میں ویٹ کی کاشت نہیں ہوسکتی ۔ زمین بھاری ہو تو ہی زیادہ ایلڈ (Yield) ملتی ہے ۔ اسکو پانی بھی دیتے ہیں ۔ ویسی صورت میں بھی زیادہ ایلڈ ہوتی ہے ۔ گو یہ ڈرائی کلٹویشن (Dry cultivation) ہے لیکن پانی دینا پڑتا ہے ۔ جوار باجرا وغیرہ یہ عام کاموڈٹیز (Commodities) ہیں ۔ کاٹن رائس (Rice) وغیرہ کیاش کراپس ہیں ۔ رائس تو تلنگانہ میں ہوتا ہے ۔ لیکن کرناٹک اور مرہٹواڑہ میں کپاس اور گراؤنڈ نٹ کی کاشت ہوتی ہے ۔ لیکن زیادہ تر کاشت ہوتی ہے جو کیاش کراپ ہے ۔ اسکے باوجود باجرا جوار بوئی جاتی ہے ۔ تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کیا پروٹکٹڈ ٹننٹ یا کاشتکار رنٹ ادا کرنے کے بعد اگر انسٹالمنٹس (Instalments) سے زمین خریدنا چاہے تو ہر انسٹالمنٹ کے ساتھ اسکو مالگزاری بھی ادا کرنا پڑتا ہے ۔ گذشتہ دو دن ملے جب مالگزاری کے سلسلے میں بحث ہورہی تھی تو انریبل منسٹر فرام گلبرگہ نے فرمایا کہ رنٹ میں آمدنی شامل ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا ۔ اور یہ آج کہہ رہا ہوں ۔ رنٹ میں آمدنی نہیں ہے ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ دراصل کلٹویشن میں خرچ ۸ آنے شامل ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ انہوں نے غلط تعبیر کی ۔ انہوں نے کہا کہ ۸ آنے اکسپنڈیچر (Expenditure) میں رنٹ بھی داخل ہے ۔ ریونیو بھی شامل ہے ۔ لیکن ریونیو تو پٹہ دار کو ادا کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن اس بکس کے تحت جب انسٹالمنٹ پر خریدنے کا اختیار دیا جارہا ہے تو انسٹالمنٹس کے ختم ہونے تک ریونیو ادا کرنے کی ذمہ داری پروٹکٹڈ ٹننٹ پر ڈالی جا رہی ہے ۔ میں اسکے حسابات آپ کے سامنے رکھتا ہوں ۔ پرچیزنگ کے لئے آپ (15 times of the rent payable by him) ڈرائی لینڈ کیلئے رکھے ہیں اور (8 times of wet land) کے لئے رکھے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا کاشتکار یا پروٹکٹڈ ٹننٹ اسطرح زمین خریدنے کی سکت اپنے میں رکھتے ہیں ۔ کیا انکے پاس اتنی رقم ہے ۔ اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto twenty times the land revenue assessment in the case of other lands

میں نے رنٹ کو یہاں سے نکالدیا ہے ۔ اور بیسس (Basis) کو اسسمنٹ ریونیو (Assessment Revenue) پر رکھا ہے ۔ اب نے رنٹ کو بیسس رکھکر بڑی چالاکی کی ہے ۔ (30 times of rent) اگر رکھا جائے تو یہ صحیح ہوسکتا ہے ۔ سکشن (۴) میں آپ نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ پروٹکٹڈ ٹننٹ کا رائٹ (Right) اس اراضی پر جسپر کہ وہ قابض ہے ۶ فیصد ہے اور باقی ۴ فیصد انٹرسٹ (Interest) مالک آراضی کا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب تک آپ ۲۰ منٹ لے چکے ہیں ۔ تقریر کو مختصر کیجئے ۔

شری اباجی راؤ گواڑے میں عرض ہی کررہا ہوں

Mr Speaker The hon Member may please try to finish his speech within five minutes

شری اباجی راؤ گواڑے لینڈ لارڈ کو اسکے ۳ فیصد انٹرسٹ کی قیمت اسقدر ادا کرنا چاہیے ہیں میں حساب آپکے سامنے رکھتا ہوں ایک روپیہ ریونیو فی ایکڑ کی لینڈ کیلیے ۷۵ روپیے ہوتے ہیں اور دو روپیہ والی ڈرائی لینڈ کی قیمت ڈیڑھ سو روپیے ہوتی ہے آپ حساب لگالیجیے کہ جب ۳ فیصد کے لیے ۵ روپیے ہوتے ہیں تو صد فیصد کیلیے کتنی رقم ہوتی ہے تقریبا ساڑھے تین سو روپیے فی ایکڑ تک قیمت آتی ہے ۔ میں آنریبل دوست کلوا کری سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین کی قیمت ہزار روپیہ فی ایکڑ ہے ۵ روپیے کے حساب سے ہے مرہٹواڑہ میں یہ قیمت ہے میں انہیں چیلنج کرتا ہوں و دو سو روپیے ایکڑ کے حساب سے جتنی زمین خریدنا چاہتے ہیں خریدیں میں دلاتا ہوں اور آپ پروٹکٹڈ ٹننٹ کا انٹرسٹ زمین پر ۶ فیصد تسلیم کرنے کے باوجود صرف ۳ فیصد انٹرسٹ کی قیمت ڈیڑھ سو روپیے طلب کرتے ہیں ممکن ہے کسی ندی کے کنارے کی زمین جسکو کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی جو زیادہ فرٹائل (Fertile) ہوتی ہے ہر سال کھاد ڈالنا نہیں پڑتا اسکی قیمت ۴ ۵ سو روپیے فی ایکڑ ہو لیکن عام طور پر ۲ ۳ سو روپیے فی ایکڑ سے فرسٹ کلاس مال مل سکتی ہے اب نے جو کاسٹ (Cost) رکھی ہے وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے اسلیے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto 20 times the land revenue assessment in the case of other lands

اس سے زیادہ ریٹ (Rate) ہونا چاہیے

دوسری چیز یہ ہے کہ ہم پروٹکٹڈ ٹننٹ کو جو اختیارات دے رہے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ

He should pay the interest

میرے ایک دوست جو ساہوکار کسانوں سے بہت ہمدردی رکھتے ہیں انہوں نے ایک پرسنٹ کم کرنے کی کوشش کی ہے میں انکا شکر گزار ہوں انہوں نے یہ بتایا کہ ہم کیسے دل والے ہیں ۳ پرسنٹ لیکر کسقدر فراخدلی سے کام لے رہے ہیں جو ٹننٹ انسٹالمنٹ پر خریدنا چاہتا ہے آپ اس پر انٹرسٹ لگا رہے ہیں پہلے تو آپ نے اس پر مالگزاری کی شرط لگائی آپ نے یہ برابر رکھا ہے کہ

You will have to pay the land revenue

Mr Speaker The hon Member has taken more than 35 minutes

سری انا جی راؤ گوانے مں سمجھتا هوں که مں کوئی رںسسں نو ںهں کررها هوں

مسٹر اسپیکر آپ دو منٹ مں ختم کر دیجیے

Shri Annaji Rao Gavane Mr Speaker Sir At the time of First Reading of this Bill you have told us that you will give as much time as we want when discussion on clause by clause is taken up I would therefore request you not to curtail ou dis cussion After all we know what is going to happen At least let us have our free voice here

Mr Speaker But there is a limit to everything

Shri Annaji Rao Gavane We are curtailing our speeches as far as we can

مں یه عرض کرونگا که آپ نے انسالمنٹ سے جو بدلے کا اختیار دیکر اسکے ساتھ مالگزاری ادا کرنے کی شرط بھی لگادی مں اس مکس کو ب کے سامنے رکھنا چاهتا هوں

On a deposit or recovery of the entire amount of the reasonable price being made the Tribunal shall issue a certificate in the prescribed form to the protected tenant declaring him to be the purchaser of the land and such certificate shall be conclusive evidence of the sale as against the landholder and all persons interested therein and the Tribunal shall also direct that the reasonable price deposited or recovered shall be paid to the landholder

Provided that if the application of the protected tenant relates to I am sorry Sir

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments the protected tenant shall in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid

مں میرے دوست آنریبل ممبر فرام کلواکرتی کو یه بتلانا چاهتا تھا که اسطرح انسالمنٹس رکھکر لنڈ ریونیو روکنے کی شرط کو لگادیا هے اور جو س در پر رسٹ انٹرسٹ دینا پڑیگا اب کہتے هیں که

If a protected tenant is permitted to pay the reasonable price in instalments under the provisions of sub section (5) interest at the rate of four percent per annum shall be payable by him in respect of the balance of the price due and if he commits default in respect of any instalment the same may be recovered by the Government as arrears of land revenue

آپ مالک سے اسقدر ہمدردی رکھتے ہیں اگر ایرئیرس اف لینڈ ریونیو (Arrears of land revenue) کی طرح اسٹالمنٹس کے وصول کرنے کا ذمہ لیتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ لینڈ لارڈ کی تائید ہی کریگے لیکن یہ نہ دیکھئے کہ جو بار آپ ٹیننٹ پر ڈال رہے ہیں کیا اسکو برداشت کرنے کی اسمیں سکت ہے کیا اسکی ریپیرنگ کیپاسیٹی ہے کہ اگر وہ لمپسم (Lumpsum) رقم ادا نہ کرسکے تو اسٹالمنٹس میں ادا کرسکے (16 instalments in 8 years) تک کی مہلت دینا چاہتے ہیں اسکے بعد اسپر مالگزاری لگا کر ۶ پرسنٹ انٹرسٹ کے ساتھ وصول کرتے ہیں یہ کس حد تک صحیح ہے یہ (Double interest) یا ساہوکاری نسخہ ہے ۔ جسطرح ساہوکار ایک سو روپیہ قرض دیکر دو سو روپے کا نوٹ لکھا لیتا ہے اور اس پر انٹرسٹ لگاتا ہے بالکل اسی طرح اسٹالمنٹس کے ساتھ مالگزاری لگا کر اس پر ۶ پرسنٹ انٹرسٹ آپ وصول کرنا چاہتے ہیں یا اسکو ۳ پرسنٹ کر رہے ہیں اگر آپ کاہی منشا ہے تو اسکی بھی ضرورت نہیں ۶ پرسنٹ ہی رکھیے

دوسری چیز جو سرا ط کے سلسلہ میں ہے وہ کس حد تک انصاف پر مبنی ہے اسکا تعلق کو پسے زمینداروں سے آتا ہے یہ دیکھا ہے پروٹکٹڈ ٹیننٹ جنکی زمین رہنے والی ہے وہ ایسے لوگوں کی زمین ہے جو ایسے ہی لینڈ لارڈس ہیں جہاں مڈل کلاس یا اسمال کلاس ہیریری کا تعلق نہیں آتا اس دفعہ سے ایسے لینڈ لارڈس کا تعلق آتا ہے جو ایسے لینڈ لارڈس تھے انکے پاس زیادہ زمین تھی انکا مین سورس آف انکم (Main source of income) زمین سے نہیں تھا زراعت انکا آگزیلری (Auxiliary) دھندہ تھا یا باپ دادا کی زمین تھی یا شوق کی خاطر زراعت کرتے تھے آپ لوگوں کو میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مادھو راو کمیٹی کی رپورٹ جسوقت تیار ہورہی تھی اس وقت کانگرس نے کیا امنڈمنٹس دئے تھے اور دوسرے پارٹیز نے کیا کہا تھا ٹننسی پر آکر اسی کویسچنر (Questioners) کے جو جوابات دئے تھے انکو بھول گئے ہیں ۔ اس کے دو چار جملے میں آپکے سامنے رکھتا ہوں

The crux of the problem is not so much the incidence of high rent or even the insecurity of tenure which no doubt adverse ly affect the productivity to a marked degree as it is the absence of feeling of ownership of land which alone would act as a strong incentive to sustained effort of the tenant As any reform short of transferring the right of ownership to the tenant would not im prove materially the yield of the land legislation to bring about the removal of tenancy and the payment of fair compensation may be introduced without further delay It may be noted that reten tion of tenancy in any form in these days of agrarian unrest would be exploited by the unscrupulous political agitators to promote class hatred

ساتھ ہی ساتھ آگے یہ کہا گیا ہے کہ

The potentialities of absentee landlordism are very well described by Carver

وہ نوبسالیسر کیا ہیں

He says that next to war pestilence and famine the worst thing that can happen to a rural community is absentee landlordism than which there is nothing more calculated to the depletion of the fertility of the soil agricultural inefficiency and all round misery

یعنی اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ورسٹ تھنگ (Worst thing) اگر کوئی رورل کمیونٹی (Rural community) کیلئے ہوسکتی ہے تو وہ ایبسنٹی لینڈ لارڈازم (Absentee landlordism) ہے اسکو ختم کرنے کیلئے مادھو راو کمیٹی نے سجسشنس (Suggestions) دئے تھے اسکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آجکل ہمارے زرعی حالات بدلے ہوئے ہیں ہم مادھو راو کمیٹی کی سفارش پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں [اس موقع پر بل (Bell) دی گئی] مادھو راو کمیٹی اس کانگریس کی بنائی ہوئی ہی ایک کمیٹی ہے اس کمیٹی نے جو چیزیں ہمارے سامنے رکھی ہیں وہ میں آپکو یاد دلانا چاہتا ہوں

اسکے بعد میرا آخری امینڈمنٹ شرائط کے متعلق ہے یہ شرائط رکھے گئے ہیں کہ کوئی بھی لینڈلارڈ سے ٹننٹ ایک فیملی ہولڈنگ سے بڑھکر نہیں خریدسکتا اگر اسکے پاس پہلے سے کچھ زمین ہے اور پروٹکٹڈ ٹننٹ ہونے کی حیثیت سے دوسری زمین وہ خریدسکتا ہے تو بھی اسکو ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین نہ ملنا چاہیے ایک طرف آپ پروٹکٹڈ ٹننٹ کیسے چاہتے اسکے اس زمین ہو یا نہ ہو یہ صورت رکھے ہیں لیکن دوسری طرف آپ لینڈ لارڈس کو برابر اسکا حق دیتے ہیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پٹہ دار اسمال پیزنٹ (Small peasant) کی تعریف میں نہیں آتا پٹہ دار کیلئے ایک شرط اور ٹننٹ کیلئے دوسری شرط ۔ ایسا کیوں جب آپ ایک کو اختیار دیتے ہیں تو دوسرے کو بھی یہی اختیار دیجئے ٹننٹ ایک ایسے شخص کے پاس سے زمین خریدنے والا ہے جسکے پاس دس فیملی ہولڈنگ سے زائد زمین ہو تو اسے یہ اختیار ملنا چاہیے آپ نے سکشن ۳۸ سی کو بری خوبی سے پٹ اپ (Put up) کیا ہے دس فیملی ہولڈنگ رکھنے والے لینڈ لارڈز بھی یہ نوٹس دیتے ہیں سکشن ۱۹ میں کیا شرائط ہیں ان کا لحاظ کئے بغیر پروٹکٹڈ ٹننٹ کو ختم کرنے کی کوشش کررہے ہیں سکشن ۳۸ میں یہ کہتے ہیں کہ دو فیملی ہولڈنگس تک ہونا چاہیے لیکن ۳۸ سی میں ایک اور خنجر ہماری گردن پر رکھی گئی ہے اس پر غور کیا جائے ۔ میں آنریبل چیف منسٹر سے یہ کہونگا کہ اسکو صاف صاف رکھیں کہ ان فیملی ہولڈنگ کم از کم ہونا چاہیے اب سکشن ۳۸ میں ایک خنجر اور ۳۸ سی میں دوسری خنجر رکھے ہیں یہ دھوکہ دھی کب تک چلے گی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے (اس موقع پر بل دیگئی)

میں معافی چاہتا ہوں صرف دو منٹ اور

Mr Speaker The Hon'ble Member should keep up his promise

شری انا جی راؤ گوانے میں اب تک ترامیم پیش کیا تھا اب کررہا ہوں جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کی وضاحت میں صرف ایک حد تک حل کی گئی ہے ایکسٹنشن آف دی ٹائم (Extension of the time) کیلئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کل یہ کہا گیا تھا اسکو اب شرط بنا کر پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے ساتھ نا انصافی کیجارہی ہے اسطرح سے ڈوپلیکیٹ پالیسی (Duplicate policy) کھیلنا چاہتے ہیں آپ صاف صاف کہدیجیے کہ ہم اسطرح آگے بڑھنا چاہتے ہیں چاہے یہ پالیسی اپوزیشن کو پسند ہو یا نہ ہو سکشن ۳۸ میں یہ کہا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگس لینڈ لارڈ کو رہنا چاہیے لیکن ۳۸ بی میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ ایک فیملی ہولڈنگ ہونا چاہیے میری طرف سے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو بھی دو فیملی ہولڈنگ کے خریدنے کا اختیار دینا چاہیے خریدنے والا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ ہے یا لینڈ لارڈ ہے اس کا امتیاز انکے سامنے نہیں ہونا چاہیے میرے امینڈمنٹ کا یہی منشا ہے میں ہاوز سے اور خاص طور پر ایگریکلچر منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس امینڈمنٹ کو منظور کریں اور اپنے دل کی تمام باتیں ہمارے سامنے صاف صاف رکھیں ایک سکشن میں کچھ دینا اور دوسرے سکشن میں اس سے چھین لینا اچھا نہ ہوگا یہ کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

شری کے وینکٹ رام راؤ دفعہ ۳۸ کے ضمن میں میرا بھی ایک امینڈمنٹ ہے۔ میرے امینڈمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی قولدار ۲ سال تک مسلسل کسی اراضی پر کاشت کرتا آئے تو اسکے حق میں قیمت کے تعین کرنے میں ۵ گنا ۸ گنا یا ۶ گنا جیسا کہ آپ نے رکھا ہے اسمیں کچھ حد تک رعایت کیجائے اسکے ساتھ ساتھ جہاں ۲ سال سے کم اور ۶ سال سے زائد مدت تک جن کاشتکاروں نے اراضی پر کاشت کی ہے انکے لیے زیادہ قیمت مقرر کرنا اس امینڈمنٹ کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے ایسے قولدار جو زائد از ۲ سال سے قابض ہیں انکے لیے دو گنا رینٹ (Pay) کرنا سمجھایا گیا ہے

[*Mr Deputy Speaker in the chair*]

اور ۲ ۱ سال سے کم والوں کی صورت میں تین یا چار گنا دینا سمجھایا گیا ہے اسطرح ایسے لوگوں کیلئے ایک رعایت مانگی جارہی ہے جو سالہا سال سے کاشت کرتے آئے ہیں انہوں نے نہ صرف زمین پر کاشت کی ہے بلکہ قول بھی دیا ہے جو اس اراضی کی مارکٹ پرائس (Market price) جو اس بل میں رکھی گئی ہے اسکے تین چار گنا کے برابر ہے گو آپ دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مارکٹ سے کم قیمت مقرر کررہے ہیں اور پراجکٹ ایریا (Project area) کے معاملات کے نام بتلاسکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پوری ریاست میں ایسے معاملات ۲ فیصد بھی نہیں ہیں آپ کو پورے حیدرآباد کے نقطہ نظر سے سوچنا چاہیے اور سب لوگوں کیلئے یکساں سوچنا

جاتی ہے جہاں لینڈ لارڈس کا فائدہ ہوتا ہے وہاں ایک نقطہ نظر سے اور دوسری جگہ جہاں ٹیننٹ کے مفاد کا سوال ہے وہاں ایک اور نقطہ نظر سے سوچتے ہیں یہ ایک عام رواج بھی ہے کوئی نئی بات نہیں ہے میں مارکسٹ (Marxist) یا کمیونسٹ پرنسپل کو انکارپوریٹ (Incorporate) کرنے کی کوشش نہیں کررہا ہوں بلکہ اس سے جب یہ میں صاحب کو گھبرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے جسے کاشتکار جو سالہا سال سے کاشت کرتے آرہے ہیں انکو قیمت خرید میں ہم مقصد نہیں تو کم ازکم ۳۰ فیصد کمی کی جاتی ہے یہ ایک عام رواج ہے جس میں کوئی نئی چیز نہیں ہے جہاں کہیں بھی آپ گنجائش پیدا کرتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ قیمت لینے کی گنجائش پیدا کرتے ہیں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مختلف قولداروں میں مختلف طریقے ہیں اسطرح ڈسکریمنٹ (Discriment) کرنے کی کوشش کیجارہی ہے جس میں بھی ایک اسی قسم کا اصول تسلیم کرلیا گیا ہے یعنی جہاں شیڈولڈ ٹرائبس (Scheduled tribes) کا سب کرتے ہیں ان کیلئے قیمت میں رعایت کرسکے اجازت گو یہ اسثار کرتے ولیے راو رل ہوسکے باوجود بھی ایسے دفعات رکھے گئے ہیں گو ہماری جانب سے ٹیک اعتماد ہے اس پر تفصیلی روشنی میرے ساتھی ڈالینگے لیکن یہ ایک اصول ہے گو یہ اصول کمیونل بیسس (Communal basis) پر ہے لیکن کانسٹی ٹیوشن (Constitution) کے ذریعہ اسکو مان لیا گیا ہے کہ جن لوگوں کی حد تک خاص قیمت مقرر کیجائے جو مارکٹ ریٹ ہے یا قانون کے ذریعہ مقرر کرد رہیں ہیں اسمیں رعایت کیجائے اسوجہ سے میں کہونگا کہ یہ نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پہلی میں اسکو مان لیا گیا ہے اور اسکو ہم یہاں انکارپوریٹ (Incorporate) کرنا چاہتے ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مسودہ مختلف درمیان کے ذریعہ کوئی ڈسکریمینیشن (Discrimination) پیدا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خود حکومت کی جانب سے قانون کے ذریعہ لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ میں ڈسکریمینیشن کیا جارہا ہے سابقہ قانون کے لحاظ سے اکنامک ہولڈنگ پر وینکلڈ ٹیننٹ خرید سکتا تھا اور لینڈ لارڈ کے قبضہ میں ایک اکنامک ہولڈنگ کی حد تک آراضی رکھنا ضروری تھا لیکن اب تو بیچارہ قولدار ایک فیملی ہولڈنگ خرید سکتا ہے لیکن لینڈ لارڈ کے پاس کسی زمین رکھی جاسکتی ہے میں فیملی ہولڈنگ تک رکھی جاسکتی ہے گو دفعہ (۳۸) میں برائے نام بتایا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگ تک وہی رکھیگا لیکن (۳۸-سی) کے لحاظ سے میں رکھ سکتا ہے اسکے پہلے تو کوئی مالک اراضی یا پٹہ دار ایسے اس ایک فیملی ہولڈنگ تک یعنی (۸) سو روپیہ کی آمدنی دینے والی زمین رکھکر باقی زمین فروخت کرسکتا تھا لیکن اب (۲) سو روپیہ کی فیملی ہولڈنگ کے حساب سے دیکھینگے تو معلوم ہوگا کہ (۴۸) روپیہ آمدنی دینے والی زمین رکھکر بقیہ اراضی فروخت کریگا یہ احسان اب کس پر کررہے ہیں ؟ ٹیننٹ کے حق میں یا پٹہ دار کے حق میں لمبے چوڑے دعوے تو کیے جاتے ہیں ۔ اس سے قبل کے ایکٹ کے لحاظ سے (۸) سو روپیہ آمدنی کی اراضی رکھکر بقیہ اراضی ٹیننٹ خرید سکتا تھا اب بجائے اسکے (۴۸) روپیہ آمدنی کی اراضی رکھکر فروخت کرسکتا

ہے ۔ اس طریقہ سے یہ ڈسکریمنیشن نہیں ہو سکتا ہے ۔ گو بار بار یہ دہرایا جاتا ہے کہ پٹہ دار اور مولدار کو ہم مساوی نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں یہ ہماری دو آنکھیں ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ دونوں آنکھیں برابر نہیں ہیں جسطرح ٹام کہا کرتا تھا کہ ہندو مسلم دونوں میری دو آنکھیں ہیں ایک آنکھ بڑی اور ایک آنکھ چھوٹی ایک آنکھ ایک فیملی ہولڈنگ کی ہے اور ایک آنکھ بن فیملی ہولڈنگ کی ہے گو میں مانتا ہوں کہ کاشتی ٹنیٹس کے ذریعہ بعض قیود عائد کئے گئے ہیں کہ معاوضہ ادا کئے بغیر کسی کی جائداد نہیں لی جاسکتی لیکن کیا ہم اور آپ متفق ہو کر ایک ریزولیوشن (Resolution) پیش نہیں کرسکتے کہ ہم کو دفعہ (۳) سے مستثنی کیا جائے (Where there is a will there is a way) لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آپ نہیں چاہتے لینڈ لارڈ ازم (Land lordism) کے متعلق مادھو راؤ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی یہ مان لیا گیا ہے کہ یہ ایک وبا ہے اور اس وبا کو ختم کرنا چاہئے یہ لینڈ لارڈ ازم اب ہمارے سماج کے کسی کام نہیں آسکتا اسلئے سماجی تعلقات اور سوشل ریلیشنس (Social relations) خصوصاً زرعی پیداوار کے تعلقات میں تبدیلی کرنا ضروری ہے اسکو ہر شخص نے مان لیا ہے کارنا کمیٹی ہو یا مادھو راؤ کمیٹی ہو یا مدراس کی سرسیم کمیٹی ہو ان سب نے مان لیا ہے مسئلہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے اسمیں اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن محض اس وجہ سے کہ کمپنسیشن (Compensation) دینے کے متعلق دستور میں لزوم ہے مارکٹ ریٹ سے بڑھکر کمپنسیشن دلانے کی کوشش کرنا کہاں تک ٹھیک ہے ہمارے معاشی حالات کا جائزہ لینے والا ہر شخص آج یہ جانتا ہے اور خود چیف منسٹر صاحب سے یہ چیز مخفی نہیں کہ آج لوگوں کی قوت خرید گھٹتی جارہی ہے آج جبکہ ہر شخص کے پاس اپنی ضروریات زندگی خریدنے کے لئے ہی پیسہ نہیں ہے تو اراضیات خریدنے کے لئے کہاں سے لاسکتا ہے لینڈ لارڈ ازم اور غیرحاضر زمینداروں کو ختم کرنے کا جو طریقہ رکھا گیا ہے یہ ہے کہ زمینداروں سے زمین خریدلی جائے نہ حکومت اس پوزیشن میں ہے کہ معاوضہ دیکر اراضیات اپنے قبضہ میں لے اور نہ رعایا اس پوزیشن میں ہے کہ ان اراضیات کو خریدکر اُن کی مالک بن جائے آپ اس ممکن حل کو مسئلہ کے حل کے طور پر سماج کے سامنے لارہے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا گول ہے جہاں سے آپ نکلے تھے وہیں پر پہنچ جائینگے لینڈ لارڈ ازم اور زرعی سنکھٹ کے حل کرنے کا جو مسئلہ ہے وہ جیسے کا ویسا رہیگا اگر آپ زرعی مسئلہ حل نہیں کرینگے تو کیا ہوگا اگر آپ مسائل کو حل نہیں کرینگے تو مسائل آپ کو حل کردینگے ۔ کیا اس کے لئے آپ تیار ہیں

ہماری جانب سے مختلف طریقوں پر کوشش کیگئی کہ ریٹ کا جو برڈن (Burden) ہے اسمیں کچھ نہ کچھ کمی ہوجائے لیکن اس میں ہم ناکام رہے اسکے بعد مکرر کوشش کیگئی کہ قیمتوں کی حد تک کچھ نہ کچھ رعایت ہوجائے گو متوسط طبقہ ان کو خرید سکتا ہے لیکن کم ازکم ان لوگوں کے لئے ہی جن کو آپ اپنا سوشل بیس (Social basis) سمجھتے ہیں کچھ نہ کچھ رعایت کرنے کی ہماری کوشش تھی

لیکن آپ نے پندرہ کہا ۔ ابھی کہا ۔ اور چھ کہا رینٹ مقرر کیا ہے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ پندرہ سال تک پٹہ دار مفت مسلم گھر بیٹھکر کھاتا رہیگا یہ کہنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ رعیت واری زمیندار اور ہیں اور جاگیرداری زمیندار اور ہیں ان میں فرق پیدا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے لیکن یہ رعیت واری قسم کا زمیندار بھی کیا کم ہے اسکا بھی وہی حال ہے جو اوسکا ہے اس وجہ سے اوسکو گھر بٹھا کر پندرہ سال تک قبول کی رقم دلوانا اور بڑی اراضیات کی صورت میں نو سال تک چھ سال اوسکو یہ رقم دلوانا یہ جبر ہے کس پر احسان کرنے کے لیے ہیں پہلے تو بھی اوس پر رقم مالگزاری کی ذمہ داری تھی اب تو صرف پندرہ سال تک رینٹ پاتا رہیگا اور رقم مالگزاری کی ذمہ داری سے بھی بچ سکتا ہے صاف طور پر یہ ظاہر ہے کہ آپ قبول دوں پر کسی قسم کا احسان کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور یہ جبر ہے کا دفعہ خود چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہتا ہے مادھو راو کمیٹی کی رپورٹ کے وقت لاکھوں ایکڑ زمین رکھنے والے زمینداروں کی جانب سے ریپریزنٹ (Represent) کیا گیا کہ جیسا جلد ہوسکے اس طریقہ کو ختم کردیا جائے خود اوسکو ری ہیبلیٹیٹ (Rehabilitate) کرنیکی کوشش کی جارہی ہے وہ دوسری بات ہے لیکن اون کا کہنا کیا تھا میرے ایک دوست نے پڑھکر سنایا کہ (Political elements) اسکو اکسپلائٹ (Exploit) کرینگے گو یہ اون کا کہنا ہے اون کی زبان ہے ویسا ہی کہا جاتا ہے ایک طرف دبی زبان سے یہ مان رہے ہیں کہ آج کسانوں کی جاگیری (जागृती) بڑھتی جارہی ہے اور برائے طور پر میں مانی نہیں جلاسکتے اس وجہ سے وہ آج حکومت کی امداد چاہتے ہیں کہ پندرہ سال تک ہم کو گھر بیٹھے رینٹ وصول کر کے دیا جائے اس کے قبل جاگیروں سے حکومت کو تک و نم ای ملتی تھی اب تو وہ بھی نہیں ملتی ہمارا یہ صاف اسٹانڈ (Stand) ہے کہ زرعی مسئلہ حل کرنا چاہئے تو بلامعاوضہ زمینداری کو ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جب تک ایسا نہیں کرینگے زرعی مسئلہ حل نہیں ہوگا اب ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پیچس (Patches) لگائے جاسکتے تو دوسری جگہ سے پھٹے جاسکتے بمبئی میں ٹیننسی ایکٹ پاس ہونے کے بعد کیا ہوا یہ مسئلہ جیسے کا ویسا ہی ہے جوں کا توں ہے پٹہ داروں کا نام لیکر بیچارے ودھوائیں ور ما ہر زمینداروں کے متعلق کہا جاتا ہے زمیندار کے نام کے ساتھ ودھوائیں یتیموں کے سامنے آجاتی ہیں میں کہونگا کہ ودھوائیں تو بھی کچھ کام کرسکتی ہیں لیکن لینڈ لارڈ تو کچھ بھی کام نہیں کرسکتا یہ تو ایک طریقہ سے سوداگر ہے ہمارے یہ نعی جب کوئی جاتا ہے تو رات بھر مردے کے پاس بیٹھکر رونا پڑتا ہے اوسی طرح سماج کو پندرہ سال تک اس کے سوداگر کے لیے مجبور کررہے ہیں اب اس مردے کو کیوں ایسا نہیں دیتے پٹہ دار کا نام لیکر کہتے ہیں کہ نقصان ہوجائیگا لیکن آپ کے معاوضہ دلانے کے نتیجہ کے تحت جتنا بڑا لینڈ لارڈ ہوگا اوسکو اتنا ہی زیادہ معاوضہ ملیگا جتنا چھوٹا پٹہ دار ہوگا اوسکو اتنا ہی کم معاوضہ ملیگا آپ کھاتے ہیں کسی کا اور گاتے ہیں کسی کا گانا گاتے ہیں چھوٹے پٹہ دار کا

اورکھلواے ھیں رہے نہ د رکو ہ بھی بھی کہجاتی ہے کہ ھم چھوٹے نہ دار کو بھی ری ھا ملسب (Rehabilitate) کرنے کی کوشش کررہے ھیں یہ غلط ہے خود لا کر کمہ ن کے الفاظ ہں سماج ہں جو عام مساوات ہے اسکو کم کرنے کے لیے لینڈ بالہسی اختیار کیا جانا چاھیے لیکن کیا اب اس موجود قانون کے لحاظ سے اس کو اکسپکٹ (Expect) کررہے ہیں کیا آپ کے دفعہ (۳۸) کے نفاذ سے سماجی حالات میں تبدیلی ہوگی؟ میں دو تین واقعات کے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ متوسط طبقہ کے کسانوں کے پاس کچھ پیسہ جمع ہو تھا انہوں نے اراضیات خریدی کچھ لوگوں نے قرضہ لیکر زمینات خریدی ن ہی بھی پونجی ان کے پاس تھی وہ سب انہوں نے اراضیات خریدلی اب ان کے اس خریدنے کی گنجائش نہیں ہے یہ کہاجاتا ہے کہ خریدی کے سلسلہ میں دفعہ (۳۸) کے تحت احسان کیا جارہا ہے کہاں احسان کیا جارہا ہے جس پر احسان کرنا چاہیے تھا و نوبائی نہیں رہے گا دوا تو پہنچی گی لیکن مریض مرچکا

اس طریقہ سے عدم مساوات کو ختم کرنا نہیں چاہیے تلنگی میں ایک مقولہ ہے

తన్ను రంతో ఎరురువి ద పడ్డాడ

یعنی درخت سے لات مارنے والے پر جا کر گرے اسکا یہ مطلب ہوگا ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ معاوضہ ادا نہ کرو لیکن ادا ہی کرنے ہیں تو کم سے کم معاوضہ ادا کرو اگر کچھ رعایت کرنا ہے وکسی حد تک رعایت ہونی چاہیے دفعہ ۳۸ سابقہ و حالیہ کا مقابلہ کریں اور اسکے ساتھ (۳۸) بی کو ملا کر دیکھیں ہمیں یہ خبر بار بار کہتے ہوئے بیزاری آتی ہے آپ احسان کررہے ہیں کہتے ہیں کہ جو زمین دینا چاہتا ہے وہ زمین خریدلے ہم تو محض اسلیے کررہے ہیں کہ وہ خود کاشت کرنے لگے یہ کیا پالیسی ہے بچھڑے کو کہتے ہیں کہ تو دودھ پی اور بھینس سے کہتے ہیں کہ تو لات مار یہ دو گھوڑوں کی سواری ٹھیک نہیں ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس سماج کی ناؤ کو ڈبو دیں آپ یہ رنگ لود الہ عی اس فا ول کو لیکر لینڈ لارڈازم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یا بھولوں کا ھار لیکر ۳۸ (بی) کے تحت بھی ایک دم جھلا لگاھوا ہے تبدیلی کا پروٹیکشن کہاں ہے پروٹیکٹڈ ٹننٹ کیلیے پروٹیکشن نہیں ہے تو اور دوسرے نہ ملاپ میں کہنے کی کیا ضرورت ہے پورے دفعات پر نظر ڈالیں دفعہ ۳۸ کے اثرات صرف دفعہ ۳۸ تک محدود نہیں ہیں بلکہ ۳۸ اے بی سی ڈی تک اسکے اثرات ہیں ایک دفعہ کا اثر اسطرح دوسرے دفعہ پر کیا پڑنے والا ہے اسکو دیکھنا چاہیے محض دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے لینڈ لارڈ کی راضی کو خریدنے کا جو موقع دیا جارہا ہے وہ مفید ثابت ہی کو خریدنے کے مرادف ہے وہ بھی پردہ مفید ثابت اسکو خریدنے کیلیے قولداروں کو مجبور نہ کیجیے میں آپ سے استدعا کرونگا کہ دفعہ ۳۸ کے ساتھ ان تمام امور پر غور کریں غور کرنے کیلیے چیف منسٹر صاحب تو یہاں موجود نہیں ہیں وہ ھاؤس سے غائب ہیں اسلیے میں دوسرے ممبروں سے عرض کرونگا کہ وہ میرے اسٹیٹمنٹ پر ہمدردی سے غور فرمائیں

شری محمد علی (گلبرگہ) مسٹر اسپیکر سر میں نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے اسکی نوعیت ٹکنیکل (Technical) ہے محض قانونی الجھن اور غلط تعبیر کے امکان کو روکنے کیلئے میں نے یہ امینڈمنٹ پیش کیا ہے دفعہ کے تحت زرمالگزاری کے ملٹی پل کو معیار مانکر رنٹ کو مقرر کیا گیا اور دفعہ ۳۸ کے تحت رنٹ کے ملٹی پل کو کمپنسیشن (Compensation) قرار دیا گیا ہے دفعہ ۳۸ کی ترمیم امینڈنگ بل کے کلاز ۹ سے ہورہی ہے جو معیار کلاز ۹ میں رکھا گیا ہے اسکے علاوہ اگر مالک نے اراضی میں باولی کھدوانے کے سلسلے میں یا اورکوئی غیرمعمولی امپروومنٹ (Improvement) کے سلسلہ میں غیرمعمولی اخراجات برداشت کیے ہوں تو ان امور کا لحاظ رکھکر ٹریبونل (Tribunal) کامپنسیشن (Compensation) مقرر کرسکتا ہے ان معیارات کو چھوڑ کر جنکا ذکر کیا گیا ہے دفعہ میں اسکا ذکر ہے کہ اگر باولی کھدوائی جائے یا کوئی امپروومنٹ کے سلسلہ میں غیرمعمولی مصارف ہوں تو اس کا لحاظ رکھکر رنٹ مقرر کیا جاسکتا ہے ۔ جہاں ٹریبونل نے ایسا رنٹ مقرر کیا تو پراویزو غیرضروری ہوجاتا ہے اس امینڈمنٹ کے ذریعہ غلط تعبیر کو روکنے کیلئے یہ امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کو اس امینڈمنٹ کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ سکشن ۳۸ کا ڈرافٹ مادھو راؤ کمیٹی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اوسی کو ری ڈرافٹ (Re draft) کرتے ہوئے اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے کہا جارہا ہے کہ دیانت داری سے سوچیے ابھی ابھی جھانسوں پر ہاتھ رکھکر غور کیجیے تو یہ چیز صاف طور پر واضح ہوجائیگی وغیرہ وغیرہ میں کہونگا کہ یہ چیز صاف ہے اس طرف کی دیانت داری یہ چاہتی ہے کہ سب کا ساتھ دیا جائے اور اوس طرف کی دیانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ لینڈ لارڈس کی پشت پناہی کیجائے مجھسے پہلے آنریبل ممبرس نے ان امور پر کافی روشنی ڈالی ہے مجھے ان تفصیلات میں جانا نہیں ہے پھر بھی جن اصولوں کے پیش نظر یہ بل ری ڈرافٹ کیا گیا ہے انکو مختصر طور پر پیش کرونگا پہلا اصول یہ ہے کہ زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ قیمت دلانے کی کوشش کیگئی ہے میں اسکی وضاحت کرونگا کہ کسطرح اسکی کوشش کیگئی ہے فرض کیجیے کہ چلکہ سالانہ کا جو زیادہ سے زیادہ ریونیو ہے ۲ سے (12 As) تا ٹک روپیہ ہے تو اسکے لیے ۴۰ ۵۰ ۶۰ تک کی قیمتیں مقرر کیگئی ہیں پوچھا جائے کہ ہماری ناک کدھر ہے تو بجائے سیدھا بتانے کے سر کے پیچھے سے ہاتھ لیجاکر بتاتے ہیں کہ دیکھو یہ ہے ہماری ناک کہا گیا کہ ریونیو کا اتنا گونہ قول اور پھر قول کا اتنا گونہ قیمت ہوگی ریونیو کا چار گونہ قول ہو اور قول کا پندرہ گونہ قیمت اسطرح سے ساٹھ گونہ قیمت چلکا قسم کے زمین کی قرار دیگئی ہے صاف صاف قیمت ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھکر اسکو اسطرح چھپانے کی کوشش کیگئی ہے اسطرح حکومت کے تخمینے جسکی ریاست میں ۴۰۰ ۔ ۶ قیمت کی ذمہ داری لی ہے اور تری ریاست میں ۳ تا ساڑھے چار سو اوسط قیمت مقرر

کیے گئے ہیں جو بازار سے بھی زیادہ ہیں اسطرح بڑی بڑی قیمتیں مقرر کرکے زمینداروں
کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کیگئی ہے بڑے بڑے لینڈ لارڈس کو زیادہ
سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کیگئی ہے اور یہی اصول کے تحت قیمتیں مقرر کیگئی
ہیں ا طرح کی قیمتوں سے جا ریڈی برباب ریڈی جیسے زمینداروں کو کروڑوں روپیہ
وصول ہوگا کئی مرتبہ اس طرف سے کہا گیا کہ بڑے زمینداروں کیلئے اصول الگ رکھے
جائیں اور چھوٹے زمینداروں کیلئے الگ لیکن اسکو قبول نہیں کیا گیا اور دونوں کیلئے ایک
ہی اصول مقرر کیے گئے ہیں سکے باوجود کئی نئے نئے پراویزنس بھی وضع کیے گئے ہیں
جیسا کہ دفعہ ۳۸ میں پہلے یہ پراویزن نہیں تھا جسے اب اضافہ کیا گیا ہے

'Provided that where in the opinion of the Tribunal the reasonable price determined under this sub section does not sufficiently recompense the landholder for the value of the improvements made by him such as sinking a well it shall be competent for the Tribunal after taking into account the value of the contribution of the protected tenant towards the improvements if any to add to such further sum as it considers adequate to the price so determined

اگر ٹریبونل یہ خیال کرے کہ اب بھی زمیندار کو قیمت پوری وصول نہیں ہورہی ہیں
تو وہ ول سنکنگ (Well sinking) یا امپروومنٹ (Improvement)
وغیرہ کے نام پر مزید قیمت پروویڈ (Provide)کرسکتا ہے اسطرح کے قیمتوں
کے اضافہ کیلئے پروویزنس (Provisions) رکھے گئے ہیں تاکہ جو قیمتیں
اب موجودہ صورت میں ہی زیادہ ہیں انکو اور زیادہ کیا جائے قیمت خرید میں شرائط
ایسے رکھے گئے ہیں کہ لینڈلارڈ کو اور پروٹکٹڈ ٹننٹ کو کم از کم مساوات کا درجہ نہیں
دیا گیا ہے کوئی خریدنے والا ہو وہ ایک فیملی ہولڈنگ تک خریدسکتا ہے اور کوئی
بیچنے والا ہو تو دو فیملی ہولڈنگ رکھکر بیچ سکتا ہے ٹولدار سے کہا گیا ہے کہ آپکے
پاس ایک فیملی ہولڈنگ ہے اسلیے آپ خرید نہیں سکتے ۔ یہ کیوں ؟ اسطرح کے نظریہ
زریری سحس کے رکھے ہیں کہ کسی طرح لینڈ لارڈ کو زیادہ فائدہ پہنچے ۔ اس کو
ری ڈرافٹ کرتے وقت انکا مطمح نظر یہی تھا جب کوئی ٹولدار ٹریبونل کے پاس درخواست
پیش کریگا کہ میں فلاں فول کی زمین خریدنا چاہتا ہوں تو ٹریبونل اس پروسیجر کو
اڈاپٹ (Adopt)کرتے ہوئے لکھے گا کہ ۔

(5) The protected tenant shall deposit with the Tribunal the amount of the price determined under sub section (4)—

(*a*) either in a lumpsum within the period fixed by the Tribunal, or

(*b*) in such instalments not exceeding sixteen and at such intervals during a period not exceeding eight years and on or before such dates as may be fixed by the Tribunal in each case

یعنی ۶ اقساط ۸ سال میں ادا کرنا پڑتا ہے یہ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج ہمارے پروٹکٹڈ ٹیننٹس کی کیا حالت ہے وہ مقروض ہیں ایسے ہیں جنہیں رہنے کیلئے گھر تک نہیں اگر انہیں ۱ سال میں رقم ادا کرنے کیلئے کہا جائے تو یہ انکے لیے ناممکن ہے اسلیے میں نے یہ رکھا ہے کہ کم از کم ۲ سال کی مدت دیجانی چاہیے اور وہ مہینے میں ایک قسط کے حساب سے ۱۶ اقساط وہی مقرر رہی ہیں اسلیے میں نے صرف ۸ سال کو ۲ سال کیا ہے

دوسری چیز یہ کہ ٹریبونل کو یہ ڈسکریشنری (Discretionary) پاورس دیے گیے ہیں کہ وہ چاہے تو لمپسم (Lumpsum) ادائی کا حکم دے سکتا ہے یا اقساط مقرر کرسکتا ہے یہ اسکی منشا پر منحصر ہے۔ میں کہونگا کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو کم از کم ایسا حق دینا چاہیے کہ

And in case the tenant wants instalments the Tribunal shall grant not less than five instalments in four years

ٹیننٹ کو یہ حق تو لازمی طور پر ملنا چاہیے مجھے امید ہے کہ یہ امینڈمنٹ منظور کیا جائیگا

श्री गोविंदराव नरसिंगराव मोरे (कंधार जनरल) –मिस्टर स्पीकर सर मैने यहा जो अमेंडमेंट पेश किया है अुसका सिर्फ अितनाही मकसद है कि पहले जो बिल रखा गया था अुसमें ३ परसेंट रखा गया था लेकिन अब अिसमें ४ परसेंट किया जारहा है जिसे मैं मुनासिब नही समझता हू।

श्री गोपीडी गंगारेड्डी —अुपाध्यक्ष महोदय पहले १२ ३० तक टाअिम मुकरर किया गया था। क्या आप अब टाअिम में अिजाफा करेंगे ?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ایک بجے تک بیٹھینگے

श्री गोपीडी गंगारेड्डी —जब क्वश्चन अवर रहता है तब तो आप दो दो मिनट की तरफ देखते है और बार बार टाअीम पर अुसे खतम करते है। अब अेकबार जब बताया कि १२ ३० बजे काम खतम करेंगे तो अब अिसी वक्त अिसे क्यो बताया जा रहा है।?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آج دو پہر میں تو ہمیں بیٹھ رہے ہیں اسلیے آدھ گھنٹہ اور بیٹھیں تو مناسب ہے

श्री गोविंदराव नरसिंगराव मोरे मैं यह अर्ज करना चाहता हू कि जो लैंड लार्ड अराजी की किमत हासिल करता है अुसे वह यदि किसी बैंक में रखना है तो अुसे अुस पर रकम साढेचार परसेंट सूद मिलता है लेकिन गव्हर्नमेंट ने जो सूद लगाया है वह परसेंट है जो कि अिनकम टॅक्स के साथ लगाया है। अुसे यदि कम किये जाय तो फिर ३ फीसद ही सूद पडता है। जो प्रोटेक्टेड टेनंट जमीन खरीदना चाहता है अुसे खरीदने का हक तो मिलता है लेकिन अुसे अुसके लिये अेकदम बहुत, ज्यादा पैसे खर्च करने पडते है। अेक तरफ तो आप सूद का दर कम रखते है और दूसरी तरफ सिक्समेशर के वक्त तो सूद का दर बढाने की कोशीश की जारही है। यह गलत हो रहा है अिस लिये मैं दर खास्त करूंगा कि यह जो चार के शब्द रखे गये है अुसके बदले तीन के लब्ज रखे जायें ताकि गरीब

काश्तकार को सहुलियत हो अिस कानून में सूद का दर रखा गया है वह टनट के लिय तो मैं कम करना चाहता हू। मेरी माग ह कि आप लोग अिसे मंजूर कर ले।

شری داجی شنکر (عادل آباد) - اسپیکر سر - پہلے ہی یہ مقرر کردیا جاتا کہ ایک بجے تک بیٹھیں گے تو ہم اس کے لیے تیاری کر کے آتے بیٹھنے میں تو کوئی عذر نہیں ہے لیکن کھانے کا سوال ہے ہوٹلیں بند ہو جاتیں تو کہاں جا کر کھا سکتے ہیں یہ تمام چیزیں ہیں اس لیے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اب ختم کریں تو مناسب ہے آپ اس پر مکرر غور فرمائیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا ہاؤس یہ ضروری سمجھتا ہے کہ اب ہم اڈجورن کریں

شری اے راج ریڈی ایک انڈر اسٹانڈنگ (Understanding) یہی کہ ساڑھے بارہ بجے ہاؤس اڈجورن ہوگا اسی کے لحاظ سے ممبرس آئے ہیں گھنٹہ دو گھنٹے بیٹھنے میں کیا عذر ہے لیکن اگر ۱ بجے سے دو بجے تک اور شام میں بھی یہ مقرر کیا جاتا تو کوئی اعتراض نہ ہوتا - اور پھر یہ بھی ہے کہ ۵- ۱ منٹ میں یہ کلاز ختم ہونے والا نہیں ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر جس قدر کام ہو سکے اتنا تو ختم کر سکتے ہیں

प म पुनरचना तथा शिक्षण मंत्री (श्री देवीसिंग चौहान) — १ बजे तक का टाअिम तो पहले ही तय किया गया है। अब खाना खाना है। या अब हम और नही ठहर सकते है ऐसी वजूहात की बिना पर अब अिसे बदलना ठीक नही होगा।

شری ایاجی راؤ گوانے ہم عذر تو نہیں کر رہے ہیں اگر ہمارے لیے بھی آنریبل منسٹر کی طرح انتظام ہوتا اور ہم ناشتہ کر کے آتے تو ہمیں بھی کوئی عذر نہ ہوتا ہم اضلاع سے آئے ہیں یہاں ہمارا گھر تو ہے نہیں ہوٹلیں میں کھانا پڑتا ہے اب اطلاع دیکر وقت مقرر کیجیے ہمیں دو پہر میں یا رات میں بیٹھنے میں بھی کوئی عذر نہیں ہوگا۔

श्री देवीसिंग चव्हाण —आपके खाने के लिये तो काफी अिंतेजाम किया गया है जिसके लिये तो अेतराज करने की जरूरत नही है।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جس قدر ہو سکے ختم کر دیں گے

شری - جے اننت راؤ (سرسلہ - عام) مسٹر اسپیکر سر اس سکشن پر بہت سے آنریبل ممبرس نے تقریریں کی ہیں بات دراصل یہ ہے کہ قولدار جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں انکے پٹہ داروں نے ۹۰ ع کا قولداری ایکٹ آنے سے پہلے ہی وہ ہوشیار ہوئے اس خیال سے نہیں کہ ایسا قانون آئیگا - یا یہ کہ قانوناً معقول معاوضہ ملیگا - یا رینٹ کی بیسس (Basis) پر معاوضہ دیا جائیگا - اگر ایسا معلوم ہوتا تو آج تک انہوں نے جو کیا ہے وہ نہ کرتے - واقعہ دراصل یہ ہے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ پولیس ایکشن

سے پہلے اور پولس ایکشن کے بعد پٹہ داروں نے قولداروں کو زمینات سے بےدخل کر کے اپنی زمینات دوسرے لوگوں کو زیادہ رقم پر فروخت کرنا شروع کیا یا ان ہی قولداروں کو زیادہ دام پر فروخت کرنے لگے ۔ اسکے علاوہ جن شکمی کے قبضہ میں اراضیات نہیں اور جو قانون کے لحاظ سے رو شکمی سب تھے انہوں نے اپنی جاہلیت یا افلاس یا اس عام کے دور حکومت کی ابتری کی وجہ سے جسمیں کہ نسل پٹواریوں نے ہزاروں شکمی کا نام درج رجسٹر نہیں کیا کئی شکمی اپنے حقوق سے محروم ہوگئے ۔ پٹہ داروں نے کئی زمینات حاصل کرلیں ۔ اب جن قولداروں کے پاس اراضی رہ گئی ہے وہ یا تو مفلس ہیں یا مقروض ہیں ۔ کیونکہ عام طور پر ہندو قوم کے رسم و رواج کے مطابق گھر میں دو دن تولہ سونا رکھا جاتا ہے ۔ لینڈ لارڈ نے بدلنے والے حالات کی نبض شناسی کرتے ہوئے جب شکمی کو زمین خریدنے کیلئے کہا تو وہ لوگ اپنا سب کچھ بیچ کر پٹہ داروں کی رقم دیکر زمینات حاصل کرلیں ۔ اب صرف ویسے لوگ بچ گئے ہیں جنکے پاس کچھ نہیں ہے ۔ انکے پاس صرف جہالت ہے افلاس ہے قرض ہے ۔ جناب مادھو راؤ کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ کسان کے قرض کے بوجھ کس قدر ہے ۔ اور کس ابتر حالت میں وہ اپنی زندگی گزار رہے ہیں ۔ ایسے لوگوں کے لیے پرائس (Prices) اسطرح فکس (Fix) کرنا کہ وہ رینٹ کا ۵ گنا یا ۸ گنا یا ۶ گنا دیں یہ قولدار کی قوت خرید سے باہر ہے ۔ اس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر کہیں لینڈ لارڈ نے امپروو (Improvement) کیا ہے تو ریزنیبل اس ملسل کا اضافہ کروایا گیا ہے ۔ اس طرح یہ لامتناہی سلسلہ قائم ہوجانے کا امکان ہے ۔ اس ضمن میں میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ ریزنیبل قیمت فکس کر دیے جانے کے بعد محفوظ قولدار یا تو لمسم پے (Lumpsum Pay) کریگا یا اقساط میں دیگا لیکن اسکے لیے یہ لزوم گردانا گیا ہے کہ اقساط کے ساتھ زر مالگزاری بھی ادا کرنا پڑیگا ۔ اس میں یہ پراویزو ہے کہ

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments the protected tenant shall be in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid

میں نے اسکو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے ۔ میں نے جسطرح کہ پہلے میں بتلایا ہے قولدار مفلس اور مقروض ہے ۔ وہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر وہ ان تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے خریدنے کیلئے تیار ہوجائے تو آپ اسکے لیے اقساط مقرر کرتے ہیں اور لینڈ ریونیو بھی اس سے وصول کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ان حالات میں قطعاً ناممکن ہے ۔ اسلیے میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پراویزو کو حذف کرنا چاہیے جسکی نسبت میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے

ضمنی دفعہ (٥) کا پراویزو یہ ہے کہ

P II—5

Provided that if the application of the protected tenant relates to an inam, the Tribunal shall not issue such certificate unless previous sanction of Government has been obtained therefor

قبضداروں کیلئے جو حقوق دلائے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ یا تو وہ لمسم (Lumpsum) رقم ادا کرکے خرید سکتا ہے یا اقساط میں کے ذریعہ خرید سکتا ہے تب ہی اسکو سیل سرٹیفکیٹ (Sale certificate) ملتا ہے یہ جو تمام مراعات سہولت دی گئی ہے وہ انعامی اراضی کے قبضدار کو نہیں دیگئی ہے انعام لینڈ کی صورت میں سیل سرٹیفکٹ اجرا نہیں کیا جائیگا اوسکے وہ گورنمنٹ سے خاص طور پر پرمیشن (Permission) نہ حاصل کرے اس میں کئی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں بلاوجہ گورنمنٹ افیس کا چکر کاٹنا پڑتا ہے اور کئی قانونی پیچیدگیاں کھڑی کر دی جاتی ہیں اسلئے معروضہ ہے کہ انعامدار کو اتنے حقوق نہیں ملنا چاہئے میری یہ عرض ہے کہ انعامی لینڈ لارڈس جو ہیں سمجھتا ہوں کہ اکثر والے لوگ ہی ہوسکتے ہیں ان پر ایک بلا بارِ ہوجائیگی اور اخراجات وغیرہ زیادہ ہونگے پرمیشن (Permission) دینے میں بڑی دقت ہوگی اسلئے انعامی آراضی کا جو قول ہے اگر بندوبست شدہ ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں ہے تو جملہ اراضی کا جو طئے پایا ہوا ہے اسکے حساب سے الگزاری کا تعین کیا جائے تاکہ یہ طوری کرنے میں آسانی پیدا ہو

اسکے بعد میں ایک اور چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر ۵۰ فیصد رقم دیگئی ہے تو انکا حق خریدی زائل نہیں ہوگا اور باقی ½ رقم جسطرح زرمالگزاری وصول کرتے ہیں اسطرح وصول کیا جاسکتا لیکن میں نے یہ رقم دی ہے کہ زائد جو بھی قیمت کا نصف یہ کرے اسکی آدھی رقم بھی دے تو اسکو زرمالگزاری کے طور پر وصول کیا جائے اسکو بیس کے بجائے ½ کیے گئے ہیں اسطرح بہتر بہت ڈیمس کا فائدہ ہوسکتا ہے ورنہ جو قیمت رکھی گئی ہے اس سے نہ اولا یہ لوگ خرید بھی نہیں سکتے لیکن پھر بھی اگر وہ خریدنے کی کوشش کریں تو انکے لیے کم از کم بیس سال ہوں تو انکے حق میں یہ ایک احسان ہوگا اسقدر کہنے کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر حیدرآباد اگریکلچرل انکم ٹیکس بل (بل نمبر ۳) پر اسلئے بحث کل بارہ بجے تک دیے جائیں کیونکہ پرسوں وہ بل لیا جارہا ہے اب ہاؤس کل صبح ساڑھے نو بجے تک الٹرن (Adjourn) ہوتا ہے

The House then adjourned till Half Past Nine of the Clock on Wednesday, the 30th December 1953